بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعلیم الایمان

بچوں کو
ذکرِ الٰہی کا پابند
کیسے بنایا جائے؟

صفاتِ الٰہی الحکیم و المصور پر غور و فکر کا طریقہ

مصنف

مولانا مفتی محمد مصطفیٰ مفتاحیؒ

(شیخ الحدیث دار العلوم سبیل السلام حیدر آباد)

ناشر: عظیم بک ڈپو، نزد جامع مسجد دیوبند، یوپی

حق کتابت غیر محفوظ

(بغیر کسی تبدیلی کے چھپوانے کی کھلی اجازت ہے۔)

نام کتاب : تعلیم الایمان ——(بچوں کو ذکر الٰہی کا پابند کیسے بنایا جائے؟)

مصنف : مولانا مفتی محمد مصطفیٰ مفتاحی شیخ الحدیث

دارالعلوم سبیل السلام صلالہ بارکس، حیدرآباد آندھراپردیش

مرتب : عبداللہ صدیقی

سن طباعت : 2009ء

کمپوزنگ : حبیب گرافکس ملے پلی، حیدرآباد 040-65583159

تعداد : 500

ناشر : عظیم بک ڈپو ، دیوبند ۲۴۷۵۵۴

Azeem Book Depot

Jama Masjid Islamia Bazar Deoband, U.P. 247554

Mobile : 09319525634, Phone : 01336-310366

email:AzeembookDepot@hotmail.com

انشاءاللہ تعالیٰ

کتاب تعلیم الایمان کے تمام حصوں کا ہندی ترجمہ کیا جائے گا۔

اس کتاب کو اپنے دوست احباب کو تحفہ دے کر ان کے ذکر کا بھی ثواب حاصل کیجئے اور لوگوں کو اللہ کے ذکر کا عادی بنائیے۔

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ایمان کو زندہ اور سلامت رکھنے کیلئے اللہ کا		صفاتی نام یاد دلانے کی نظم	44
خوب ذکر و تذکرہ کیا جائے	4	سبحان اللّٰہ کا شعور کیسے دیا جائے؟	46
اللہ کی یاد اس کی شان اور عظمت کے مطابق ہو	4	الحمد اللّٰہ کا شعور کیسے دیا جائے؟	48
مسلم اور غیر مسلم کی گفتگو میں فرق ہوگا	6	انشاء اللّٰہ کا شعور کیسے دیا جائے؟	50
مختلف بہانوں سے بچوں کے سامنے اللہ کا		جزاک اللّٰہ کا شعور کیسے دیا جائے؟	52
تذکرہ ہونا چاہئے	6	ماشاء اللّٰہ کا شعور کیسے دیا جائے؟	53
اذان کے وقت بچوں کو جواب دینے کا		انا للّٰہ کا شعور کیسے دیا جائے؟	55
عادی بنایا جائے	8	اللہ کو یاد کرنے کی بہترین شکل	56
نیکی اور بدی میں اللہ کا واسطہ دیتے رہنا چاہئے	8	کھانے کی دعا کو سمجھانے کا طریقہ	56
بچوں کی ذہن سازی کے لیے ان کے ساتھ		مہمان نوازی کی دعا کو سمجھانے کا طریقہ	58
دعاؤں کا اہتمام کرنا ہوگا	13	دودھ پینے کی دعا سمجھانے کا طریقہ	59
اللہ کی یاد کیلئے زبان سے بھی مختلف کلمات کا		بیت الخلاء سے فارغ ہونے کی دعا	
ورد کرتے رہنا چاہئے	13	سمجھانے کا طریقہ	60
اللہ کو صفاتی ناموں سے بھی یاد کرنا ہوگا	15	بیت الخلاء جانے کی دعا سمجھانے کا طریقہ	60
بے شعوری سے یاد کرنے پر کوئی شعور		اللہ کی یاد پیدا کرنے کی سب سے بڑی شکل	61
بیدار نہیں ہوتا	18	کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح، پاکی اور	
صفتِ رب پر غور و فکر کروانے کا طریقہ	20	بڑائی بیان کر رہی ہے	62
صفتِ خالق پر غور و فکر کروانے کا طریقہ	22	زبان کے ذکر کے مخالف لوگوں کو اللہ کی	
صفت التواب پر غور و فکر کروانے کا طریقہ	23	یہ ہدایات یاد رکھنی چاہئے	63
صفتِ مصور پر غور و فکر کروانے کا طریقہ	25	ذکر کرنے اور نہ کرنے والوں کی مثال	
صفتِ حکیم پر غور و فکر کروانے کا طریقہ	33	زندہ اور مردہ کی سی ہے	64

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ایمان کو زندہ، باقی اور سلامت رکھنے کے لیے اسلام اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر اور تذکرہ یاد کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

فَإِذَا قَضَيۡتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰى جُنُوۡبِكُمۡ.

جب تم نماز ادا کرلو تو اللہ کا ذکر کرو (ہر حال میں) کھڑے، بیٹھے اور لیٹے۔

(سورہ نساء:۱۵)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوا اللّٰهَ ذِكۡرًا كَثِيۡرًا وَّسَبِّحُوۡهُ بُكۡرَةً وَّأَصِيۡلًا.

اے ایمان والو! اللہ کو خواب یاد کیا کرو، اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرو۔ (احزاب: ع ۴۲/)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنا اور اس طرح کرو کہ لوگ کہیں کہ یہ دیوانہ ہے۔ (مسند احمد)

اسلام اپنے ماننے والوں میں ایمان کو ہر لمحہ ہر گھڑی اور ہر وقت زندہ، سلامت، تازہ اور باقی رکھنے کے لیے نماز کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرنے اور اللہ تعالیٰ کا خوب تذکرہ کرنے کی تاکید کرتا ہے، تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کو بھولنے نہ پائے اور اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہو جائے، اللہ تعالیٰ کا ذکر دلوں کی غذا ہے اگر یہ غذا دلوں کو نہ ملے تو وہ قبرستان کی طرح ویران اور کھنڈر بن جاتے ہیں اور انسان بے چین اور بے قرار رہتا ہے، اس کو سکون اور چین نہیں ملتا، اس لیے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خود اس کا یہ علاج بتلایا: اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ جان لو کہ اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو چین اور سکون ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کا ذکر اس کی شان اور عظمت کے مطابق ہو

اللہ تعالیٰ کو اس کی شان اور قدرت کے مطابق یاد کیا جائے جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی صحیح پہچان نہیں ہوتی تو وہ اس کو ایسے ناموں سے بھی یاد کرسکتا ہے جو نقص اور گستاخی کے نام ہوں یا ایسے نام سے بھی جو اس کیلئے موزوں نہ ہوں یا اس میں شرک اور کفر کی ملاوٹ ہو انسان خود

اپنے ذہن سے اللہ تعالیٰ کی تعریف، حمد، بڑائی، پاکی اور کمالات کو بیان کرنے سے عاجز و مجبور اور محتاج ہے اور اگر وہ اپنے ذہن و عقل سے اس کی پاکی تعریف اور بڑائی کو بیان کرے تو وہ اس کی شایانِ شان اور اس کی عظمت اور کبریائی کے مطابق نہ ہوگی جس کی ایک مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام اور چرواہا کے درمیان کا واقعہ ہے اللہ تعالیٰ کو مخلوقات جیسی مثالوں سے یاد کرنا یا مخلوقات جیسے ناموں سے یاد کرنا یہ سب اس کی شان میں گستاخی ہے۔ اس لیے ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے پیغمبر کے ذریعہ انسانوں کو اپنی شان کے مطابق کلمات سکھائے تاکہ بندے اپنے مالک کی شان کے مطابق حمد، تعریف اور بڑائی بیان کرسکیں اور ان کو زبان سے ادا کرکے خدا کا صحیح تصور اپنے ذہن میں بٹھا سکیں اور اپنے ایمان کو ہر لمحہ تازہ کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا نام اور اس کی حمد ادب واحترام سے کی جائے اور اس کے نام ایسے حالت میں نہ لیے جائیں جو ادب واحترام کے خلاف ہو۔ مثلاً ہنسی مذاق میں یا بیت الخلاء میں یا کوئی گناہ کرتے ہوئے اس کا نام نہ لیا جائے اور ایسے لوگوں کے سامنے بھی اس کا نام نہ لیا جائے جو سن کر گستاخی پر اُتر آئیں یا ایسی محفل میں بھی اس کا نام نہ لیا جائے جہاں لوگ بیہودہ اعمال میں مشغول ہوں اور اس کا ذکر سن کر مذاق اُڑا دیں یا جہاں اندیشہ ہو کہ سننے والا ناگواری محسوس کرے گا۔ قرآن اور حدیث میں اللہ تعالیٰ کے بہت اچھے اچھے حسین نام بتلائے گئے ہیں تاکہ بندہ اس کو ان ہی ناموں سے پکارے اور یاد کرے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اپنے ایمان والے بندوں کو مختلف اوقات میں خاص خاص کلمات کو ادا کرکے اپنے مالک و پروردگار کی بڑائی، تعریف، حمد، کمالات، خوبیاں اور پاکی بیان کرنے کے قابل بنایا۔ چنانچہ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مسلمانوں کو اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اپنی بول چال میں **بسم اللہ ، سبحان اللہ ، الحمد للہ ، اللہ اکبر ، انشاء اللہ ، ماشاء اللہ ، جزاک اللہ ، انا للہ ، لا حول ولا قوۃ الا باللہ ، استغفر اللہ** جیسے کلمات استعمال کرنے کی تعلیم دی، تاکہ ہم اپنے ایمان کو تازہ اور بار بار تازہ کرتے رہیں، اور اپنے دل و دماغ پر اللہ تعالیٰ کی یاد کو زندہ اور باقی رکھیں، اور اللہ تعالیٰ کو بھولنے نہ پائیں۔

مسلمانوں کی گفتگو اور غیر مسلموں کی گفتگو میں فرق ہی نظر نہیں آتا

اگر مسلمانوں کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی گفتگو اور غیر مسلموں کی گفتگو میں کوئی فرق نہیں ہے، جس طرح غیر مسلم اللہ تعالیٰ سے غافل ہو کر، اللہ تعالیٰ کو بھول کر اور اللہ تعالیٰ سے غفلت میں رہ کر گفتگو کرتے ہیں اور کسی قسم کی بڑائی، تعریف اور پاکی بیان نہیں کرتے بالکل اسی طرح مسلمان بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے باوجود اپنی گفتگو اور کاموں میں اللہ تعالیٰ کا تذکرہ کیے بغیر، اللہ تعالیٰ کو یاد کئے بغیر، اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کیے بغیر، اللہ تعالیٰ کی تعریف اور حمد بیان کیے بغیر اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تذکرہ کیے بغیر ہی گفتگو کرتے ہیں اس لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی بچپن ہی سے کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے بات کرنے کی عادی بنائے اور بچوں کے سامنے بھی ان کی تربیت کیلئے بلند آواز سے ہر کام اور گفتگو میں **بسم اللہ ، سبحان اللہ ، الحمد للہ ، اللہ اکبر ، انشاء اللہ ، ما شاء اللہ ، انا للہ ، لا حول ولا قوۃ الا باللہ ، جزاک اللہ وغیرہ** کلمات ادا کرتے رہیں اور بچوں کو بھی ان کلمات کے بولنے اور استعمال کرنے کا عادی بنائیں اور ان کے معنی، مطلب بھی سمجھائیں تو اس سے بچوں میں بچپن ہی سے ایمان پیدا ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جانیں گے، اور ان کے ذہن و دماغ پر اللہ تعالیٰ کی عظمت، بڑائی اور یاد قائم ہوگی۔

مختلف بہانوں سے بچوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کا تذکرہ کیا جائے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام نہ کیا کرو، کیونکہ اس سے دل میں قساوت (سختی اور بے چینی) پیدا ہوتی ہے، اور لوگوں میں وہ آدمی اللہ سے بہت دور ہے جس کے قلب میں قساوت ہو۔ (ترمذی)

سرپرستوں اور اساتذہ کا کام ہے کہ وہ بچوں کے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی، تعریف اور اس کی عظمت اور کبرائی کو گفتگو کے مختلف طریقوں میں اللہ تعالیٰ کا مختلف بہانوں سے نام لے کر بچوں کے ذہن کو بار بار اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتے رہیں، اور انھیں بھی اللہ تعالیٰ کے تذکرہ

اور یاد کے ساتھ گفتگو کرنے کی عادت ڈالیں، مثلاً اگر گرم موسم ختم ہو کر خوشگوار موسم ہو جائے تو بچوں کے سامنے موسم کا تذکرہ صرف ایسا نہ کیجئے کہ موسم کتنا اچھا ہے، بلکہ یوں کہئے کہ اللہ تعالیٰ نے موسم کو کتنا خوشگوار بنا دیا۔ اللہ بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

پھل کھاتے وقت یہ نہ کہیے کہ پھل کتنے مزے دار ہیں، بلکہ یہ کہیے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ پھل کتنے مزے دار بنائے ہیں۔ بیشک اس جیسی قدرت کسی میں نہیں۔

اسی طرح باغ اور چمن کی سیر کرتے وقت یہ مت کہیے کہ پھول اور پتے کتنے خوبصورت ہیں بلکہ یہ کہیے کہ اللہ تعالیٰ نے کتنے خوبصورت پھول اور پتے بنائے ہیں، اس سے بچوں میں اللہ تعالیٰ کا تصور بیٹھے گا، چاند ستاروں پر نگاہ پڑے تو یہ نہ کہیے کہ آسمان کتنا خوبصورت نظر آ رہا ہے بلکہ یہ کہیے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو کتنا خوبصورت بنایا ہے۔ بیشک اس کی طرح کوئی مصور نہیں۔

پرندوں کو دیکھیں تو یہ نہ کہیے کہ فلاں پرندہ کتنا خوبصورت اور رنگین ہے بلکہ یہ کہئے کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں پرندوں کو کتنا خوبصورت اور رنگین بنایا ہے۔ **ماشاء اللہ ، الحمد للہ۔**

بچوں سے کوئی کام کرنے کا وعدہ کیے تھے اور وہ کر نہ سکے بھول گئے تو کہیے کہ اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھا اس لیے وہ کام میں بھول گیا اور کر نہ سکا۔

بچہ آپ سے کسی چیز کا مطالبہ کرے تو صرف یہ مت کہئے کہ ٹھیک ہے دلا دیں گے بلکہ بچے کی تربیت کرنے اور بچے کے ذہن پر اللہ تعالیٰ کا غلبہ دلانے کیلئے یہ کہیے کہ بیٹا اللہ تعالیٰ سے دعا کرو وہ اگر ہمیں دیں تو **انشاء اللہ** ہم تم کو دلا دیں گے۔

بچہ اگر اسکول کی فیس، کتابیں اور کپڑے مانگے تو بچے کو یہ تاکید کریں کہ وہ آپ سے مطالبہ کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ یہ چیزیں اسے مل جائیں۔ پالنے اور ہماری ضرورتیں پوری کرنے والا اصل اللہ تعالیٰ ہے۔

بچے کو کوئی چیز لا کر دیں تو کہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیتا ہے ہم آپ کو لا کر دیتے ہیں، بچے کے ذہن پر یہ بات بٹھائیے کہ آپ کوئی چیز نہیں لا رہے ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل میں وہ چیز خرید کر لانے اور ان کو دینے کی ترغیب دے رہا ہے۔

بچہ جب کوئی اچھی چیز کھائے تو اسے کہا جائے کہ بیٹا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاؤ اس نے تمہیں کتنی اچھی نعمت کھلائی، اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو، کھانا وغیرہ کھانے کے دوران بار بار ان کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور حمد بیان کرنے کی تلقین کرتے رہیے، اور اس کے معنی بھی بتلایئے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْر ، اے اللہ تیری حمد و شکر ہے۔

بچے نئے نئے کپڑے یا صاف ستھرے کپڑے پہن کر اپنے آپ میں خوبی اور بڑائی محسوس کرتے ہیں تو انھیں صرف یہ مت کہیے کہ بہت اچھے نظر آ رہے ہو بلکہ انہیں احساس دلایئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اچھے اچھے کپڑے عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ کپڑے پہن کر اکڑو مت۔

بچے عام طور پر کتا، بلی اور اندھیرے سے خوف کھاتے ہیں تو بچوں کو احساس دلایئے کہ بیٹا ! آپ اللہ کے بندے ہیں۔ سب سے اشرف اور بڑے ہو کر اللہ کی چھوٹی چھوٹی مخلوق سے نہیں ڈرتے، اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر وہ تم کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

اذان کے وقت بچوں میں اللہ کی یاد کو قائم کرنے کے لیے ان کو اذان کا جواب دینے کا عادی بنایئے۔

تمام اساتذہ اور والدین کو چاہیے کہ جب بھی اذان کی آواز آئے تو خود بھی اور اپنے بچوں کو سب کام چھوڑ کر خاموش ایک جگہ بلایئے اور بلند آواز سے اذان کا جواب بچوں کے سامنے دیتے ہوئے اذان کے کلمات کے معنی بھی ساتھ ساتھ یاد دلائیں، اگر دن میں پانچ مرتبہ بچوں کے ساتھ یہ عمل کیا جائے گا تو ان میں ایمان بننا شروع ہوگا اور ان میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی، عظمت کبریائی بڑھے گی اور وہ بچپن سے اذان کے کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے بنیں گے۔ اذان کے بعد فوراً ان کو اذان کی دعاء بھی پڑھاتے رہئے اور اس کے معنی بتلایئے۔

نیکی کرنے اور گناہوں سے روکنے کے لیے اللہ کا واسطہ دیا کرو

بچوں کو بچپن ہی سے گندے اور گناہ کے کام سے روکنے اور اچھے کام کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیا کریں، اللہ تعالیٰ کی بغاوت اور نافرمانی کا احساس دلایا کریں، اکثر لوگ

برے کاموں کو دیکھ کر صرف یہ کہتے ہیں کہ بیٹا فلاں کام مت کرو ورنہ ہم کو غصہ آئے گا، یا فلاں کام کرتے رہو ہم خوش ہوں گے، ایسا کہنے کے بجائے ان سے یہ کہنا چاہیے کہ بیٹا اللہ تعالیٰ آپ کو ہاتھ پیر اس لیے نہیں دیئے کہ ان سے تم برے کام کرو، زبان اس لیے نہیں دی گئی کہ اس سے گالی دو اس سے دوسروں کی برائی کرو یہ گناہ کے کام ہیں ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے، مرنے کے بعد تم کو اللہ کے پاس حساب دینا ہوگا، بچے اچھے کام کریں تو انہیں احساس دلایئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کام پر جنت میں اجر دے گا، انعام دے گا عزت دے گا مقام بلند کرے گا۔ بار بار بچوں کو آخرت کا احساس دلا کر آخرت یاد دلایئے۔

بچوں کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر اس طرح سمجھایئے

اکثر بچے کھیل تماشے یا کوئی چیز کھانے کیلئے بار بار پیسے مانگتے یا کھلونے دلانے کی ضد کرتے ہیں ماں باپ ان کو ڈانٹ کر خاموش بٹھا دیتے ہیں یا جھوٹ بولتے ہوئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ بعد میں دلائیں گے اس کے برعکس یوں کہنا چاہئے کہ بیٹا! اللہ تعالیٰ فضول خرچی اور پیسے کی بربادی کو پسند نہیں کرتا۔ اور اس نے مسلمانوں کو فضول خرچی سے منع کیا ہے۔ بہت زیادہ پیسہ خرچ کرنا اور خوب کھلونے خریدنا فضول خرچی ہے۔ فضول خرچی کرنے والا شیطان کا بھائی ہوتا ہے۔ مسلمان فضول خرچی نہیں کرتا۔ کام کی چیزیں لو اور بہت زیادہ چیزیں کھانے کی عادت مت ڈالو ورنہ تم بیمار ہو جاؤ گے۔ اگر ہم غیر ضروری پیسہ خرچ کریں گے تو کل قیامت میں اللہ تعالیٰ حساب لے گا اور سزا بھی دے سکتا ہے۔

بعض بچے پیشاب وغیرہ کپڑوں میں کرتے یا بار بار کپڑے خراب کر لیتے ہیں اور گندی جگہ میں کھیلتے ہیں۔ ماں باپ ان کو صرف ڈراتے یا مارتے ہیں اور پھر کپڑے بدل ڈالتے ہیں۔ بچوں کو بچپن ہی سے یہ احساس دلایئے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاکی کو پسند کرتا ہے۔ اللہ نے پیغمبر کے ذریعہ پاکی کو آدھا ایمان بتلایا اور بندوں کو صاف ستھرے رہنے کی تعلیم دی ہے وہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے مومن پاک رہتے اور اچھے عمدہ صاف ستھرے کپڑے پہنتے ہیں کپڑا جب تک تمہارے بدن پر صاف ستھرا رہے گا اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے گا۔ شیطان گندہ اور

ناپاک ہوتا ہے وہ آدم کی اولاد کو بھی نجس اور گندہ بنانا چاہتا ہے۔ پیشاب اگر جسم کو لگے تو مرنے کے بعد قبر میں عذاب ہوگا۔ اس طرح بار بار اللہ تعالیٰ کا ذکر بچے کے سامنے کیا کریں۔

جب بھی کوئی کھانے پینے کی چیز کہیں تقسیم ہوتی ہے تو مسلمان بچے اس کے پیچھے پیچھے فقیروں کی طرح دوڑتے یا لپکتے ہیں اور گھروں میں بھی مہمان کے لیے کھانے کی چیز آ جائے تو اس پر لپکتے ہیں۔ بڑے لوگ انھیں ڈانٹ ڈپٹ کر خاموش بٹھا دیتے ہیں ان کی کوئی تربیت کرے بغیر کھانے کی چیزیں لائن اور قطار میں بٹھا کر دیتے ہیں۔ انھیں جو چیز بھی تقسیم کریں اس سے پہلے بتلائیے کہ مومن مانگنے اور ہاتھ پھیلانے والا نہیں ہوتا۔ ہاتھ پھیلانا فقیروں کی عادت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھیک مانگنے اور فقیروں کی طرح ہاتھ پھیلانے کو پسند نہیں کرتا۔ اس لیے مومن کبھی کھانے کی چیزوں کو لالچی نگاہوں سے نہیں دیکھتا اور نہ فقیروں کی طرح ہاتھ پھیلا پھیلا کر مانگتا ہے۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے۔ جس نے سر دیا ہے اسی کے سامنے سر جھکاؤ اور جس نے ہاتھ دیئے ہیں اسی کے سامنے ہاتھ پھیلاؤ۔ جب کوئی چیز تمہیں چاہیے تو سب کے ساتھ ادب کے ساتھ بیٹھے رہو اور اللہ تعالیٰ سے دل ہی دل میں اس چیز کی خواہش کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو وہ چیز دے گا۔ جو لوگ نہ مانگتے اور نہ سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں عزت دیتا ہے۔ اس لیے مومن مانگنے والا نہیں ہوتا بلکہ دینے اور ایثار کرنے والا ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے جو لوگ بھیک مانگتے اور سوال کرتے ہیں قیامت کے دن ان کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔ بس ہڈیاں ہی ہڈیاں ہوں گی۔ سب لوگ اس کو دیکھ کر پہچان لیں گے کہ یہ دنیا میں لوگوں سے بھیک مانگتا تھا۔ اس کی کبھی بھی عزت نہیں کریں گے۔ اس دنیا میں بھی بھیک مانگنے والوں کی کچھ عزت نہیں ہوتی۔

اکثر لوگ اپنے بچوں کو نماز نہیں پڑھتا ہوا دیکھ کر صرف یہ کہتے ہیں کہ بیٹا نماز پڑھو، نماز پڑھو۔ حالاں کہ ذہن میں تفصیل سے نماز کی اہمیت اور افادیت بٹھانی چاہیے مثلاً اس طرح سمجھانا چاہیے کہ بیٹا اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے۔ اور نماز مسلم اور غیر مسلم میں فرق کرنے والی چیز ہے جس نے نماز کو ضائع کیا اس نے دین کو ڈھایا۔ اس لیے تم اٹھو اور اللہ کے لیے نماز پڑھو۔ ورنہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے ایمان کے بعد نماز کا

حساب لے گا اور نماز نہ پڑھنے پر جہنم میں سزا دے گا۔ نماز نہ پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔ بیٹا! نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنو۔ جو لوگ نماز نہیں پڑھتے وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتے ہیں۔ وہ اللہ کے گندے اور باغی بندے بن جاتے ہیں۔

اکثر لوگ اپنے بچوں کو کھڑا کھڑا پانی پیتا ہوا دیکھ کر صرف یہ کہہ دیتے ہیں کہ پانی بیٹھ کر پیو۔ کھڑے کھڑے پیشاب کرتا ہوا دیکھ کر یہ کہتے ہیں کہ پیشاب بیٹھ کر کرو۔ اسی طرح کہتے ہیں کہ دسترخوان پر کھانا کھاؤ۔ یا کھانا کھانے سے پہلے دعا پڑھو۔ ان تمام کاموں میں بھی اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر بات کیجئے اور اللہ تعالیٰ کی یاد دلایئے۔ ان سے کہئے کہ بیٹا! اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ہم سب اپنے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر زندگی گذاریں۔ اس لئے کھانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر دسترخوان بچھا کر کھاؤ اور کھانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاؤ۔ اور کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کی تعریف اور شکر ادا کرو۔ اور پانی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر پیو اور اللہ کا نام لے کر پیؤ اور پینے کے بعد الحمد للہ کے ذریعہ اللہ کا شکر ادا کرو۔ پیشاب پاخانہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر کرو۔ جانوروں کی طرح کھڑے ہو کر مت کرو۔

اکثر بچے ماں باپ کے ڈر سے بچپن میں بہت جھوٹ بولتے ہیں۔ اور ماں باپ بس ان سے کہتے ہیں جھوٹ مت بولو۔ سچ سچ بتاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیئے بغیر سچ بولنے کی تاکید کرتے ہیں ان کو یہ کہنا چاہیے کہ مسلمان اللہ کے واسطے جھوٹ نہیں بولتا۔ ہمیشہ سچ بولتا ہے۔ جھوٹ بولنا شیطان کی عادت ہوتی ہے۔ فاسق، فاجر اور منافق لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ جھوٹ بولنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے سے دوزخ میں زبان کو آگ کی سزا بھی دے سکتا ہے اور آگ کی قینچیوں سے کاٹ سکتا ہے۔ جھوٹ بولنے والے کو اللہ تعالیٰ ذلیل کر دیتا ہے۔

اکثر لوگ بچوں کو سلام نہ کرنے پر بس یوں کہتے ہیں۔ بیٹا ! سلام کرو، سلام کرو، بلکہ یوں کہئے کہ بیٹا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے آپس میں سلام کیا کرو، سلام کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ مومن سلام سے پہلے گفتگو نہیں کرتا۔ سلام ایک دعا ہے بس سلام کے ذریعہ ہمیں دعا دو۔

٭ بچے جب نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے اور دوسرے اچھے کام کرتے ہیں تو انھیں صرف یہ مت کہئے کہ شاباش! تم نے نماز پڑھ لی۔ بلکہ یوں کہئے کہ ماشاء اللہ تم نے نماز، روزہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے کل مرنے کے بعد آخرت میں اس کا ثواب اللہ تعالیٰ جنت کی شکل میں دے گا۔اس سے بچے کے ذہن میں آخرت تازہ ہوگی۔اور آخرت کا عقیدہ بڑھے گا۔ ہر بات میں آخرت کا احساس دلایا کرو۔

غرض بار بار دن بھر کے مختلف کاموں میں اللہ تعالیٰ کی یاد اور فکر بچے کے ذہن اور قلب میں ڈالتے جایئے۔اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے یا اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنے یا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہنے اور فضل وکرم مانگنے کی باتیں اور تذکرے ان کے سامنے کثرت سے کیا کیجئے۔اپنے بچوں کے ساتھ غفلت کی زندگی مت گزاریئے۔ بار بار اللہ تعالیٰ کا، رسالت کا اور آخرت کا اور قرآنِ مجید کا تذکرہ کرتے رہئے اس سے بچے میں بچپن ہی سے ایمان پیدا ہونا شروع ہو جائے گا۔لوگوں کی موت، دوست احباب اور رشتے داروں کی موت پر خاص طور سے عقیدۂ آخرت بچوں میں زندہ کرنے کی کوشش کیجئے اور بتلایئے کہ انسان ماں کے پیٹ سے دنیا میں آیا اور دنیا سے وہ آخرت کی طرف چلا جاتا ہے۔ وہاں اس کو اللہ تعالیٰ دنیا کی زندگی کا حساب لینے کے لیے ایک دن زندہ کرے گا۔ اس طرح جنت ودوزخ کی اور سزاؤں کے تذکرے بھی کرتے رہئے۔

٭ والدین اور اساتذہ کا کام ہے کہ وہ بچوں کو یہ احساس دلائیں کہ وہ سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی بات مان کر زندگی گزارتے ہیں، ان کے سامنے کوئی کام نام ونمود اور دکھاوے کا مت کیجیے۔ ہر کام اللہ کے لیے کیجیے اور اللہ کے لیے کرنے کا احساس دلایئے۔

بچوں کو بچپن سے یہ احساس دلائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر طرح سے دیکھ رہا ہے، اور ان کے ہر عمل کی خبر رکھتا ہے، ان کی ہر بات سنتا ہے اس سے بچے میں اللہ تعالیٰ کے سمیع، بصیر، علیم وخبیر ہونے کا تصور پیدا ہوگا، اور وہ اللہ کو ہر جگہ دیکھنے سننے اور خبر رکھنے والا سمجھے گا، اس سے ایمان کے بننے اور اعمال کے سدھرنے میں بہت بڑی مدد ملتی ہے۔

بچوں کی ذہن سازی اور تربیت کے لئے بچوں کے ساتھ دعاؤں کا اہتمام کیجئے

اپنے بچوں کو ساتھ لے کر بلند آواز سے مادری زبان میں بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو پکارتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی ضرورتیں مانگتے رہیں اور اس بات کا بچے کے سامنے احساس ظاہر کرتے رہیں کہ آپ خود اللہ تعالیٰ کے محتاج بندے ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ رہے ہیں، بچے کے سامنے بار بار اللہ تعالیٰ سے مانگنے سے بچے پر خاص اثر پڑتا ہے۔

چھوٹے بچوں سے بچپن ہی سے امی، ابو، بھائی، بہنوں اور رشتے داروں دوست احباب اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لیے ان کی اپنی مادری زبان میں دعائیں کرانے کی عادت ڈالیے اس سے بچے میں اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ دینے والا ہے کا احساس بیٹھ جائے گا اور مسنون دعاؤں کے معنی بھی یاد دلایئے، بغیر معنیٰ یاد دلائے اگر وہ دعاؤں کو رٹ کر پڑتا رہے گا تو اس سے بچے کے ذہن ودماغ پر کچھ بھی اثر پیدا نہ ہوگا، اور وہ ایمان میں بے شعور کا بے شعور رہے گا، دعاؤں کے معنی یاد دلانے سے اللہ تعالیٰ کی یاد بھی پیدا ہوگی، اور ایمان میں شعور زندہ ہوگا، اور بچے میں اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی صلاحیت زندہ ہوگی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کو بار بار پکارنے والا بنے گا۔

اللہ تعالیٰ کی یاد کو پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ زبان سے مختلف کلمات کا ورد کیا جائے

وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ اور یقین کرو کہ اللہ کا ذکر ہر چیز سے بزرگ و برتر ہے۔(سورہ عنکبوت:۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس وقت بندہ میرا ذکر کرتا ہے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں تو اس وقت میں اپنے اس بندہ کے ساتھ ہوتا ہوں۔(صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی جہاں بھی بیٹھ کر کچھ بندے اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو لازمی طور پر فرشتے ہر طرف سے ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں

اور ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ان پر چھا جاتی ہے، ان کو اپنے سایہ میں لے لیتی ہے ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے، میزان اعمال میں بڑے بھاری اور اللہ کو بہت پیارے ہیں : سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۔ پاکی بیان کرتا ہوں اس کی حمد وستائش کے ساتھ، میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بڑی عظمت والا ہے۔ (صحیح بخاری ومسلم)

بعض لوگ ایک جگہ بیٹھ کر زبان سے ذکر کرنے کو ذکر نہیں مانتے، اور اس طرح سے ذکر کرنے کو اللہ تعالیٰ کی یاد نہیں مانتے، اگر ایک جگہ بیٹھ کر زبان سے ذکر کرنے کا طریقہ جائز نہ ہوتا تو بیان کردہ حدیثوں سے یہ ثابت نہ ہوتا۔ حدیث میں ہے کہ مسجد نبوی میں دو گروپ بیٹھے تھے ایک اللہ کا ذکر واذکار کر رہا تھا اور دوسرا تعلیم وتعلّم میں مشغول تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں گروپ کو پسند فرمایا، لیکن کہا کہ: میں معلّم بنا کر بھیجا گیا ہوں اس لیے آپ جا کر تعلیم دینے والے گروپ کے ساتھ بیٹھ گئے، اسی طرح اگر زبان سے ذکر کرنے کا طریقہ نہ ہوتا تو آپ کیوں ارشاد فرماتے کہ: دو کلمے ہیں جو زبان پر بڑے ہلکے پھلکے مگر میزان میں بہت بھاری ہیں اور دوسری حدیث میں ہونٹوں کی حرکت کا تذکرہ ہے، اسی طرح تسبیح فاطمہ میں اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنے کی تعلیم دی اور بہت ساری حدیثوں میں کلمہ طیبہ کو بار بار پڑھنے اور ورد کرنے، اپنے ایمان کو تازہ کرنے کی تلقین فرمائی اور قرآن مجید میں ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں جیسے الفاظ آئے ہیں (سورہ احزاب: ۳۵)، اس لیے نماز کے بعد ہر روز اپنے گھروں میں اپنے بچوں کے ساتھ کلمہ طیبہ، تیسرا کلمہ، استغفار اور درود شریف، وغیرہ کا باقاعدہ اہتمام کریں، اور بچوں کو بھی بچپن سے ہر روز دس پندرہ مرتبہ اللہ تعالیٰ کو زبان سے ان کلمات کے ذریعہ یاد کرنے والا بنائیں، اس کے لیے بہتر شکل یہ ہے کہ تسبیح رکھ کر اس پر ورد کریں، عہد نبوی میں بعض لوگ کھجور کی گٹھلیوں پر ان الفاظ کا ورد کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس عمل سے منع نہیں کیا، موجودہ زمانے میں تسبیح اس کی ترقی یافتہ شکل بن گئی ہے، جن لوگوں نے اس کو بدعت کہا ہے انہوں نے دراصل شدت اور غلو سے

کام لیا ہے، اس کی حکمت کو نہیں سمجھا ہے، مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ سے دوری کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کے گھر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی ہو گئے ہیں۔

البتہ لوگوں نے اس کی اجتماعی شکلیں نکال کر بگاڑ پیدا کیا ہے، انفرادی اعتبار سے یہ عمل انسان میں اللہ تعالیٰ کی یاد کو زندہ اور تازہ کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل ذکر " لاالہ الا اللہ ہے۔ (جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو بندہ دل کے اخلاص سے یہ کلمہ پڑھے اس کے لیے لازماً آسمانوں کے دروازے کھل جائیں گے، یہاں تک کہ وہ کلمہ عرش الٰہی تک پہنچے گا بشرطیکہ وہ انسان کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔ (جامع ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں وہ کلمہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے؟ صحابہ نے فرمایا: ضرور بتائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ یہ ہے: "لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ " (گناہ سے بچنا اور نیکی کو کرنا اللہ کی مدد کے بغیر نہیں کر سکتا ہوں)۔ (مسلم وبخاری)

اللہ تعالیٰ کو اس کے ذاتی نام کے علاوہ صفاتی ناموں سے بھی یاد کرنا چاہیے

صفاتی ناموں سے انسانی زندگی پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ یہ توحید پیدا کر کے، خالص عقیدہ بناتا ہے۔ مسلمانوں کے بچے اللہ تعالیٰ کو صرف اس کے ذاتی نام ''اللہ'' ہی سے جانتے اور پکارتے ہیں، ان کو ذاتی نام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا کوئی صفتی نام ہی نہیں معلوم رہتا، یہی وجہ ہے کہ مسلمان کلمہ پڑھ کر توحید کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر شرک میں گرفتار رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا صحیح تعارف اور پہچان حاصل کرنے کے لیے بچوں کو اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام بچپن ہی سے یاد کرائیے، اور اللہ تعالیٰ کی یاد کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لیے اس کے صفاتی ناموں کا بھی ورد اور ذکر کیا جائے، قرآن مجید ایمان والوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت اچھے اچھے نام ہیں، تم ان ناموں سے بھی اس کو پکارو، اس لیے دعاؤں میں اس کے مختلف صفاتی نام لے کر اس کو پکارا جائے اور ان کا بار بار اپنی زبان سے بچوں کے سامنے بھی تذکرہ کیا جائے تا کہ بچے اللہ تعالیٰ کے دوسرے ناموں سے بھی واقف ہو سکیں۔

صفاتی نام دو قسموں کے ہیں، ایک کا تعلق عمل کی درستی سے ہے اور دوسرے کا تعلق عقیدے کی درستی سے ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام معنوں کے ساتھ بچوں کو یاد دلائے جائیں تو ان کے معنوں کی وجہ سے ان کے اعمال درست ہوں گے، اور ان میں ان صفات کے معنوں کا اثر قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی، اور ان کی وجہ سے عقائد میں خالص توحید پیدا ہوگی اور برقرار رہے گی، مثلاً: رحمٰن، رحیم، کریم، غفور، حلیم، سمیع، بصیر، خبیر، سے انسان کی ظاہری اور باطنی زندگی میں سدھار آ سکتی ہے اور وہ بھی اپنے مالک کی نقل کرتے ہوئے دنیا کے دوسرے انسانوں کے ساتھ رحم و کرم، عدل و انصاف، مدد، عفو و درگزر اور رحم کا عکس اور سایہ اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے، اور اندھیرے اجالے میں اللہ کو دیکھنے سننے اور جاننے اور حساب لینے والا سمجھے گا، اور اللہ تعالیٰ کی صفات خالق، رب، حاکم، قادر اور رزاق، علیم، اول، آخر، ظاہر، باطن، حی و قیوم، حسیب سے عقائد میں خالص توحید پیدا ہو سکتی ہے، اس لیے بچوں کو بچپن ہی سے ہر روز ایک صفتی نام کے ساتھ اس کا معنی یاد دلایئے تاکہ وہ ان کے معنی کو اپنے عقل و فہم میں بٹھا سکیں، اور اپنے ایمان میں مضبوطی لا سکیں، اگر انسان کو بچپن ہی سے اللہ تعالیٰ کے رب، حاکم، قادر، عالم الغیب، سمیع، بصیر، علیم، رزاق، رحمٰن، رحیم، وغیرہ ہونے کا مضبوط یقین دل میں بیٹھ جائے تو وہ پھر اللہ کے علاوہ دوسرے کی طرف مدد، حاجت، منت مراد، دعا کے لیے ہاتھ نہیں اٹھائے گا اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کے سامنے اپنا سر نہیں جھکائے گا، اس لیے ضروری ہے کہ اپنے بچوں کو بچپن ہی سے ہر روز ایک صفتی نام معنی کے ساتھ یاد دلایئے، معاشرہ کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو نہ صفاتی نام معلوم ہوتے ہیں اور نہ ان کا وہ معنی اور مطلب ہی جانتے ہیں۔

اَلرَّحْمٰنُ بڑی رحمت والا	اَلرَّحِيْمُ نہایت مہربان	مَالِكُ حقیقی بادشاہ	اَلسَّلَامُ سلامتی والا
اَلْقُدُّوْسُ مقدس اور پاک	اَلرَّبُّ پالنے اور پرورش کرنے والا	اَلْخَالِقُ بنانے اور پیدا کرنے والا	اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا

اَلْعَزِيْزُ غلبہ والا	اَلْمُصَوِّرُ شکل بنانے والا	اَلْغَفَّارُ گناہ بہت زیادہ معاف کرنے والا	اَلْعَلِيْمُ سب جاننے والا
اَلْبَصِيْرُ سب کچھ دیکھنے والا	اَلْخَبِيْرُ ہر چیز کی خبر رکھنے والا	اَلشَّكُوْرُ عمل کی قدر کرنے والا	اَلْكَبِيْرُ سب سے بڑا
اَلْكَرِيْمُ کرم کرنے والا	اَلْوَدُوْدُ اپنے بندوں کو چاہنے والا	اَلْقَوِيُّ صاحب قوت	اَلْحَمِيْدُ حمد کے لائق
اَلْوَاحِدُ اپنی ذات میں اکیلا	اَلصَّمَدُ سب سے بے نیاز سب اس کے محتاج	اَلْقَادِرُ قدرت والا	اَلْاَوَّلُ سب سے پہلے
اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا	مَالِكُ الْمُلْكِ سارے جہاں کا مالک	اَلْبَاقِيْ ہمیشہ رہنے والا جس کو کبھی فنا نہیں	اَلرَّزَّاقُ سب کو رزق دینے والا
اَلسَّمِيْعُ سب کچھ سننے والا	اَلْحَكَمُ حقیقی حاکم	اَلْغَفُوْرُ مغفرت کرنے والا	اَلْعَلِيُّ سب سے اعلیٰ
اَلْحَفِيْظُ حفاظت کرنے والا	اَلْحَكِيْمُ حکمت و دانائی والا	اَلشَّهِيْدُ ہمیشہ موجود رہنے والا	اَلْوَلِيُّ سرپرست و مددگار
اَلْحَيُّ ہمیشہ زندہ رہنے والا	اَلْاَحَدُ یکتا اور تنہا	اَلْمُقْتَدِرُ کامل اقتدار رکھنے والا	اَلْاٰخِرُ سب سے پیچھے
اَلرَّؤُفُ بہت مہربان	اَلْهَادِيْ ہدایت دینے والا	اَلصَّبُوْرُ بڑا صابر	اَلْحَسِيْبُ حساب لینے والا

اسی طرح ان کلمات کے معنی بھی خاص طور سے یاد کرائیے۔

سُبحَانَ اللّٰہ	اَلحَمدُ لِلّٰہ	اَللّٰہُ اَکبَر
اللہ پاک ہے	اللہ شکر اور تعریف کے لائق ہے	اللہ ہی بڑا ہے
لا حَولَ وَلا قُوَّۃَ اِلّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیم . نہیں ہے قوت نیکی کرنے کی اور نہ گناہ سے بچنے کی، اگر اللہ نے مدد نہ کی۔		

صفاتی ناموں کے معنی یاد دلانے کے لیے بچوں کو بچپن سے کائنات میں اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات پر غور وفکر کروا کر معنیٰ سمجھائیے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کو ذات کے بجائے صفات سے سمجھ سکیں، اور کائنات میں غور کر کے اللہ کو پہچان سکیں۔

بے شعوری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ناموں کا ورد کرنا کوئی شعور بیدار نہیں کرتا

دنیا کی زندگی میں سب سے بڑی چیز معرفت الٰہی یعنی اللہ تعالیٰ کی پہچان ہے، اگر انسان کو اللہ تعالیٰ کی صحیح پہچان ہی نہیں تو اس کا ایمان لانا بے کار ہے، وہ ایمان ایمان ہی نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی پہچان نہ ہو، اور ایمان کے صحیح اور معتبر ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھے بغیر پہچان کر ایمان لایا جائے، دنیا میں سیکڑوں انسان اللہ تعالیٰ کو مانتے تو ضرور ہیں مگر پہچانتے نہیں، اس لیے ان کا یہ ماننا ایمان نہیں کہلاتا، اللہ تعالیٰ ہیرا، موتی کی طرح کوئی شئے نہیں جو انسان کو اس کے سر کی آنکھوں سے نظر آئے بلکہ اللہ نے اپنی پہچان اور معرفت کروانے کے لیے کائنات میں اپنی صفات کا اظہار کیا ہے اور انسان کو اپنی پہچان اور تعارف کروانے کے لیے کائنات میں صفات پر غور وفکر کی تعلیم دی ہے۔ اگر انسان کائنات میں غور وفکر سے کام لے گا تو اس کو کائنات کی تمام چیزوں میں اور خود اس میں اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات نظر آئے گی اور وہ مختلف صفات کا مشاہدہ کر کے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور پہچان حاصل کر سکتا ہے، چنانچہ کائنات کی تمام چیزوں میں اللہ تعالیٰ ہی کی

صفت تخلیق اللہ ہی کی صفت ربوبیت (پرورش) اللہ تعالیٰ ہی کی صفت رحمت اللہ تعالیٰ ہی کی صفت مصوری، صفت حاکمیت، صفت قدرت وغیرہ ہونے کے زبردست مظاہر نظر آئیں گے اور مختلف صفات میں غور وفکر کر کے اللہ تعالیٰ کو پہچان سکتا ہے۔ قرآن مجید انسان کو اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات پر غور کروا کر اس کی پہچان کروانا چاہتا ہے مگر انسان نے قرآن مجید کی تعلیم کے خلاف اپنے ذہن ودماغ سے اللہ تعالیٰ کی پہچان اور معرفت اور اس کا نور حاصل کرنے کے لیے اپنے خود ساختہ طریقے ایجاد کر لیے ہیں، اور کہیں سنیاس لے کر کہیں شادی بیاہ سے دور رہ کر نن سسٹر برادر بن کر اور کہیں کچھ غذائیں اور گوشت چھوڑ کر اور کہیں اپنے جسم پر ضرب لگا کر جسم وجان کو مصیبت میں مبتلا کر کے اللہ کی پہچان اور معرفت اور نور حاصل کرنا چاہتے ہیں، قرآن نے یہ نہیں کہا کہ انسانوں سے دور رہ کر اللہ کو پہچانا اور پایا جا سکتا ہے، بلکہ قرآن نے یوں کہا کہ کائنات میں اس کے کاموں اور اس کی صفات پر غور کر کے اس کی قدرت اس کی تخلیق اس کی ربوبیت اس کی رحمت اس کے عدل وانصاف اس کے مصور اس کے قادر وحاکم اور حکیم، عزیز وجبار ہونے کو سمجھو اور مانو، اور اس کی پہچان معرفت حاصل کر کے اس پر ایمان لاؤ، اب اگر ایک انسان اس کے صفتوں کے ذریعہ اس کی معرفت حاصل کیے بغیر اس کے ناموں کا ورد کرتا رہے تو ثواب حاصل تو ہوگا مگر وہ روح حاصل نہ کر سکے گا، جس کو حاصل کرانے کے لیے یہ صفاتی نام بتائے گے ہیں، یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی کثیر تعداد ایمان کا دعویٰ کرنے اور کلمہ پڑھنے کے باوجود شرکیہ عقائد واعمال میں مبتلا ہے، ان کو اپنے شرک کا احساس ہی نہیں اس لیے بچوں کو بچپن ہی سے اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں کے ذریعہ کائنات میں غور وفکر کا عادی بنائیے اور ان کے معنی یاد دلائیے تاکہ ہر نام کی صفت کو ذہن میں رکھ کر اسی تصور کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے اور اس کے ناموں کا ورد کرنے والے بن سکیں، اس سے بچوں میں ایمان بڑھتا جائے گا اور ہر لمحہ ایمان تازہ، زندہ اور سلامت رہے گا، بے شعوری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا وہ روح اور کیفیت پیدا نہیں کرتا جو شعور کے ساتھ یاد کرنے سے پیدا ہوتی ہے، اس لیے ہم یہاں چند صفات پر غور وفکر کرنے کی مثالیں پیش کرتے ہیں، تاکہ بچوں کو اسی طرح سمجھا کر

اللہ تعالیٰ کا تعارف اور پہچان کرایئے۔ بچے اُسی چیز کے زیادہ عادی ہوجاتے ہیں، جس چیز کا تذکرہ ان کے بڑے ان کے سامنے کرتے رہتے ہیں، اس لیے والدین اور اساتذہ کو چاہیے کہ بچوں کے سامنے کثرت سے اللہ تعالیٰ کی صفات کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ کرتے رہیں تاکہ وہ زیادہ تر اللہ تعالیٰ کو اسی انداز سے یاد کرنے اور اس کے ناموں کا ورد کرنے والے بنیں۔

بچوں کو صفتِ رب پر غور وفکر کروانے کا طریقہ

پیارے بچو! رب اس ذات کو نہیں کہتے جو صرف کھانے اور پانی کا انتظام کرے، بلکہ ہر مخلوق کی ہر ضرورت کو ہر عمر میں پورا کرنے والے کو رب کہتے ہیں، مثلاً: چڑیا، چیل، کبوتر، پرندوں کے انڈوں میں، گائے، بکری اور بھینس، اونٹ، ہاتھی کے پیٹ میں اور انسان کی ماں کے پیٹ میں ہر بچے کی ضرورت کو پورا کرنا، وہاں ان کے لیے ہوا، پانی اور غذا کا انتظام کرنا اور ان کے اعضاء کی ٹھیک ٹھیک بناوٹ کرنے والے کو رب کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کائنات میں کوئی دوسرا نہیں جو ہر مخلوق کی ہر ضرورت کو پورا کرسکے، اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ صرف مسلمانوں ہی کا رب نہیں، بلکہ تمام انسانوں کا رب ہے، اور وہ تمام انسانوں ہی کا نہیں فرشتوں، جنوں، جانوروں، درختوں، پودوں، ہوا، پانی، سورج، چاند، ستاروں، زمین، آسمان، زمین کے اندر رہنے والی مخلوق، زمین کے اوپر رہنے والی مخلوق، آسمانوں اور زمین کے درمیان رہنے والی مخلوق، آسمانوں میں رہنے والی مخلوق سب ہی کا اکیلا رب اور پروردگار ہے، وہی اکیلا کائنات کے ذرّہ ذرّہ کی ضرورتوں کو ہر گھڑی ہر لمحہ پورا فرمارہا ہے، اس کے علاوہ کوئی دوسرا مخلوقات کی پرورش نہیں کرسکتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

پیارے بچو! تم کہو گے کہ ہمارے ابا امی ہماری دیکھ بھال کررہے ہیں، استاد، دوست احباب ہماری بہت ساری ضرورتوں کو پورا کرنے میں مدد کررہے ہیں، لیکن بچو ایسا نہیں ہے، یہ تمام ذریعے اور واسطے ہیں، جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہاری زندگی کی مختلف چیزیں عطا کرتا ہے، تمہارے ابا وہی چیزیں تم کو لاکردے سکتے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رکھا ہے مثلاً چاول، گیہوں، کیلا،

انار، آم، جام، دودھ، گوشت، انڈے، ان تمام چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، اور تمہارے والدین ان تمام چیزوں کو بازار سے خرید کرلاتے اور تمہیں دیتے ہیں، اب ذرا غور کرو تمہارے والد کو صحت وتندرستی کس نے دی؟ لکھنا پڑھنا کس نے سکھایا؟ اگر وہ بیمار ہوتے اور لکھنا پڑھنا نہیں جانتے، چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوتے تو وہ تجارت اور نوکری کہاں سے کرتے، محنت، مزدوری کے قابل اللہ تعالیٰ ہی نے ان کو بنایا، تب ہی وہ محنت کرکے پیسہ حاصل کرتے ہیں، دودھ انڈے، گوشت، جانوروں سے حاصل ہوتا ہے، جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے بنایا اور پیدا کیا ہے، زراعت سے انسان چاول گیہوں، پھل پھلاری حاصل کرتا ہے، وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے، بادلوں سے پانی بھی اللہ تعالیٰ ہی برساتا ہے اس لیے ہمارا ہی نہیں تمام انسانوں کا رب سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی دوسرا نہیں اس کی تفصیل ہماری کتاب ''صفاتِ الٰہی رب، خالق، حاکم، قادر کو سمجھنے کا طریقہ'' میں پڑھئے۔ ہم سورۂ فاتحہ میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے ذریعہ اسی بات کا اقرار کرتے ہیں۔

صفتِ خالق کو سمجھانے اور غور وفکر کرانے کا طریقہ

پیارے بچو! خالق اس ذات کو کہتے ہیں جو ہر چیز کو اسباب اور بغیر اسباب کے بنائے اور پیدا کرے، اللہ تعالیٰ ہی کائنات کی ہر چیز کا خالق ہے، اس کے سوا کوئی خالق نہیں اللہ تعالیٰ میں اور مخلوق کے بنانے میں فرق یہ ہے کہ دوسری مخلوقات اور انسان کوئی بھی چیز اگر بناتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ میٹریل اور مادہ کو لے کر کوئی چیز بنا سکتے ہیں، اور بغیر میٹریل کے کوئی چیز نہیں بنا سکتے، اللہ تعالیٰ بغیر میٹریل اور اسباب کے بھی کوئی چیز بنا سکتا ہے اور بناتا ہے، اس کو اسباب اور میٹریل کی کوئی مجبوری نہیں، اس لیے وہی اکیلا خالق ہے انسان خالق اس لیے نہیں کہلایا جاسکتا ہے کہ اس کو کوئی بھی چیز بنانے کے لیے پہلے علم سیکھنا پڑتا ہے، اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ میٹریل اور مادہ لے کر کسی چیز کی مثال اور نمونہ سامنے رکھ کر کوئی چیز بنا سکتا ہے، اللہ تعالیٰ کو نہ کسی چیز کے بنانے کے لیے علم حاصل کرنا پڑتا ہے اور نہ کوئی ماڈل اور نمونہ دیکھنا پڑتا ہے، اور نہ اسباب جمع کرنا پڑتا ہے، وہ تو بغیر اسباب کے بھی سب چیزیں بنانے پر قادر ہے، مثلاً انسان نے جب ہوائی جہاز بنایا تو

پہلے لوہا، پٹرول، ہوا اور پانی کا علم حاصل کیا اور پھر پرندوں کو ہوا میں اڑتا ہوا دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیزوں کی مدد سے ہوائی جہاز بنایا، اسی طرح مچھلی کو پانی میں تیرتا ہوا دیکھ کر علم حاصل کیا، اور اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ لوہا، پٹرول، لکڑی کی مدد سے پانی کا جہاز بنایا، انسان اگر دروازے، کرسی، میز بناتا ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ لکڑی کی مدد سے بناتا ہے، اس لیے وہ خالق نہیں، پھر انسان اگر کوئی چیز بناتا ہے تو وہ چیز خود اس کے لیے مصیبت بھی بن سکتی ہے، مثلاً اگر وہ بم بنائے اور بندوق بنائے تو اسی بم اور بندوق سے اس کے بنانے والے انسان کو ختم بھی کیا جاسکتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ جو چیز بناتے ہیں وہ چیز اللہ تعالیٰ پر حاوی اور اثر انداز نہیں ہوسکتی، اور نہ خدا کو نقصان پہنچاسکتی ہے، وہ تو بس کن کے کلمہ سے ہر چیز کو حکم دیتا ہے وہ بن جاتی ہے، چنانچہ دنیا میں جتنی چیزیں ہم دیکھتے ہیں اس کی پہلی اور ابتدائی چیز اللہ تعالیٰ نے بغیر اسباب کے لفظ کن سے بنائی، جو انسان رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد ''یا'' خالق کا خوب ورد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نورِ ایمان سے منور فرمائیں گے، اسی طرح اگر کوئی انسان ''یا'' خالق کو سات روز تک مسلسل سو بار پڑھے گا انشاء اللہ تمام آفات سے وہ محفوظ رہے گا۔

صفت ''الاول'' کو سمجھایئے، اول کے معنی (سب سے پہلے)

صفت ''الآخر'' (وہی آخر ہے)

صفت ''الباقی'' (ہمیشہ باقی رہنے والا)

پیارے بچو! ان تینوں صفتوں کو آسانی سے یاد رکھنے کے لیے بس اتنا ذہن میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ ایک، اکیلا، یکتا اور تنہا ہے، وہ سب سے اول ہے یعنی جب کچھ بھی نہیں تھا اس وقت بھی وہ تھا اور جب قیامت برپا ہوکر آسمان، پہاڑ، سمندر، درخت، پودے، سورج، چاند، زمین، ہوا، پانی سب ختم کردیے جائیں گے تب بھی اللہ تعالیٰ اکیلا رہے گا، کائنات کی ہر چیز کو موت ہے فنا ہونا ہے، مگر اللہ تعالیٰ مخلوقات کی طرح نہیں مخلوقات میں باپ سے بیٹا پیدا ہوتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ کو نہ کسی نے پیدا کیا ہے نہ اس کا کوئی باپ تھا نہ اس سے پہلے کوئی مخلوق تھی مخلوقات کو پیدا ہونا اور مرنا ہے مگر اللہ تعالیٰ نہ پیدا ہوا اور نہ اس کو موت ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، وہ سب سے اول بھی ہے

اور سب سے آخر بھی، اگر اللہ تعالیٰ سے پہلے کوئی ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ اول نہ رہتا، مخلوقات کو بنانے اور پیدا کرنے سے پہلے خالق کائنات کا ہونا یہ بات ہر انسان کی عقل بھی مانتی ہے، مگر یہ بات عقل نہیں مانتی کہ مخلوق وجود میں آنے کے بعد خالق بن جائے۔ اسی طرح جب سب کچھ فنا ہوجائے گا اللہ تعالیٰ باقی رہے گا، اس لیے کہ ہر مخلوق کی عمر اور زندگی محدود اور مقرر ہے مگر اللہ تعالیٰ کو زندگی، عمر اور موت وحیات نہیں وہ لامحدود ہے اور اس کا اول، آخر اور باقی ہونا انسانوں کی سمجھ سے بالاتر ہے، وہ کب سے ہے؟ ہماری عقل اس کو سمجھ ہی نہیں سکتی، پیارے بچو! بس ایک آخری بات یاد رکھو جس طرح ایک سے پہلے صفر ہوتا کچھ بھی نہیں ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ سے پہلے کچھ بھی نہیں۔

جو شخص ہر روز الآخر ایک ہزار مرتبہ پڑھے اس کے دل سے غیر اللہ کی محبت دور ہوگی اور جو اَلْبَاقِیُ خوب پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرر نقصان سے نجات دے گا۔

التواب پر غور وفکر کا طریقہ

توّاب کے معنی ہیں بہت توبہ قبول کرنے والا، نافرمانیاں معاف کرنے والا، توبہ کے اصل معنی ہیں رجوع کرنے اور پلٹنے کے، بندہ اگر اللہ تعالیٰ سے رجوع کرتا اور اپنی غلطیوں پر معافی مانگتا اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہے تو یہ بندہ کی طرف سے توبہ ہے۔

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے دنیا کو امتحان اور آزمائش کی جگہ بنایا اور یہاں امتحان کی خاطر دو راستے رکھا ایک جنت والا راستہ دوسرا دوزخ والا راستہ، شیطان جو انسانوں کا کھلا دشمن اور زبردست دشمن ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے یہ اجازت لی کہ وہ اکثر انسانوں کو ناشکرہ، نافرمان، باغی ثابت کرے گا اب ایسی حالت میں شیطان انسانوں کو بار بار دوزخ والے راستے کی طرف بلاتا اور گناہ کروانا چاہتا ہے تاکہ انسان اللہ تعالیٰ سے غافل بن کر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے، اور گمراہ اور نافرمان ہوکر مرے، ایک طرف شیطان اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر آیا ہے اور وہ انسانوں کو برائی سکھاتا ہے تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے جنت والے راستہ کی دعوت دینے کے لیے پیغمبروں کو بھیجا اور ساتھ ساتھ اپنی اس صفتِ تواب کا اعلان کیا کہ اگر میرے بندے شیطان کے بہکاوے اور دھوکے کی وجہ سے گناہ کر بیٹھیں تو

وہ مجھے رحم کرنے، معاف کرنے اور مہربانی کرنے والا جان کر میرے حضور رجوع ہو کر توبہ کریں اور معافی مانگ کر اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار کریں، اور توبہ کرنے میں شرم محسوس نہ کریں، کاہلی و سستی غفلت نہ کریں اور نہ ناامید ہوں تو میں اپنے ایسے بندوں کی سمندر کے جھاگ کے برابر بھی غلطیاں ہوں تو معاف کروں گا۔ صفتِ تـوّاب کے اظہار کی وجہ سے بندے اللہ تعالیٰ کو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا جانتے اور اس سے خوب محبت کرتے ہیں، اگر دنیا کے کسی بادشاہ کے پاس رحم دلی اور معافی اور درگزر کرنے کی صفت ہی نہ ہو تو رعایا اس کے پاس نہیں جاتی، اور نہ اس سے التجا اور عاجزی کرتی ہے، بادشاہ کو ظالم اور بے رحم سمجھتی ہے، اور بادشاہ کے پاس واسطے وسیلوں سے جانے کا تصور پیدا کر لیتی ہے۔ مثال رہبری کے لیے ہے، برابری کے لیے نہیں۔

اسی طرح دنیا کی غیر مسلم قوموں نے اللہ تعالیٰ کو صحیح معنی میں سمجھا نہیں اور صفتِ تـواب سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس واسطہ وسیلہ تلاش کرنے لگے، چنانچہ صفتِ تواب کو صحیح طریقہ سے نہ سمجھنے کی وجہ سے وہ شرک میں گرفتار ہو گئے، اسلام نے اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا خوب اظہار کیا اور بتلایا کہ اے انسانو! تم اللہ کو دنیا کے بادشاہوں کی طرح مت سمجھو، بلکہ وہ بے انتہا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے، اسے جب چاہے پکارو، وہ اپنے بندوں کے پکارنے اور معافی مانگنے سے خوش ہوتا ہے اور توبہ نہ کرنے والوں سے ناراض ہوتا ہے وہ بار بار توبہ کرنے معافی مانگنے والوں کو پسند کرتا ہے، اس کا در بار دن رات کھلا رہتا ہے، وہ اپنے بندوں کی پکار سننے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے اس کو نہ نیند آتی ہے اور نہ اونگھ۔ غلطی اور گناہ کرنے کے بعد اللہ سے رجوع نہ ہونا اور توبہ نہ کرنا بندے کے غرور، سرکشی اور جہالت کا اظہار ہے اور شیطان کی روش ہے، شیطان نے غلطی کر کے یہی رَوش اختیار کی اور شیطان کے نقش قدم پر چلنے والے بھی یہی روش اختیار کرتے ہیں، اس لیے ہمیشہ مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی یہ صفت یاد رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت تواب کی تعلیم دے کر اپنے رحیم و کریم اور معاف کرنے والے ہونے کی گویا بندوں کو تعلیم دے رہا ہے، اور اپنے بندوں میں محبت ڈال رہا ہے۔

جو انسان اس اسم کی کثرت کرے گا اس کے تمام کام بخوبی انجام پائیں گے اور اس کے نفس کو اطاعت الٰہی میں آرام حاصل ہوگا، بار بار پڑھنے سے سچی توبہ نصیب ہوگی۔ کسی ظالم انسان سے نجات چاہتے ہوں تو اس کو بار بار پڑھ کر اس پر پھونکا جائے تو انشاء اللہ نجات ملے گی۔

صفتِ مُصَوِّرُ پر بچوں کو اس طرح غور و فکر کروایئے

(مصور: ہر ایک کی شکل و صورت بنانے والا)

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں ہزاروں لاکھوں مخلوقات کو پیدا فرمایا، مگر یہ اللہ تعالیٰ کی شانِ مصوری ہے کہ اس نے ہر مخلوق کو الگ الگ شکل و صورت میں بنایا اور پیدا فرمایا، اس نے سورج، چاند، ستارے، زمین، آسمان، آگ، پانی، درخت، نباتات، وغیرہ وغیرہ سب کی الگ الگ شکلیں و صورتیں بنائیں، جس کی وجہ سے ہم دور سے ان کو دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں۔

حیوانات پر غور کرو اللہ تعالیٰ نے ہر اقسام کے جانور کی شکل و صورت علیحدہ علیحدہ رکھی ہے، شیر کی صورت ہاتھی سے نہیں ملتی، ہاتھی کی صورت اونٹ سے نہیں ملتی، اور اونٹ کی صورت گھوڑے سے نہیں ملتی، گھوڑے کی صورت گائے بیل، بھینس سے نہیں ملتی، بہت سارے جانور چار پیر والے ہیں اور گھاس ہی کھاتے ہیں مگر ایک دوسرے سے مختلف ہیں مثلاً بکری، گائے بھینس، اونٹ، زبرا، ضرافی۔

بہت سے جانور ہیں جو گوشت کھاتے مگر ان کی صورتیں اور شکلیں ایک دوسرے سے الگ اللہ نے بنائی ہیں مثلاً شیر، ببر، کتا، بلی، لومڑی ذرا غور کرو کہ مصور کا کیسا کمال ہے کہ اس نے پانی میں رہنے والے، پہاڑوں پر رہنے والے، برف پر رہنے والے اور ریگستانوں میں رہنے والے، زمین کے اوپر رہنے والے اور زمین کے اندر رہنے والوں کی شکلیں اور صورتیں الگ الگ بنا کر اپنی صفتِ مصوری کا زبردست اظہار کیا ہے۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (بڑی برکت والا ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے)۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی شانِ مصوری سے گھوڑے کی شکل و صورت بالکل علیحدہ بنائی اگر اس کی جسامت کے لحاظ سے اس کی آنکھیں بھی بڑی بڑی ہوتیں اور اس کے سر پر سینگ ہوتے اور دُم سونڈ جیسی ہوتی تو شائد ہر دیکھنے والا ڈر جاتا، اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو اپنی صفت مصوری سے تمام جانوروں میں بالکل عجیب و غریب بنایا، اور اس کی ہر کل ٹیڑھی رکھی، اسی طرح کنگارو کو اللہ تعالیٰ نے چار پیر والا بنا کر بھی دوسرے جانوروں سے الگ کر دیا، مگر یہ جانور انسانوں کے لیے ایک دلکش اور خوبصورت جانور نظر آتا ہے، یہ صرف صفتِ مصوری کا کمال ہے کہ اس نے اونٹ،

کنگاروں، کو ایسی صورت پر پیدا فرمایا فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ (بڑی برکت والا ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے)۔اسی طرح بچو ذرا غور کرو اللہ تعالیٰ کی مصوری پر اس نے ژرافہ اور اونٹ کو لمبی گردن والے اونچے اونچے جانور بنائے مگر دونوں کی شکل وصورتیں الگ الگ کر دیں۔

اسی طرح شیر اور ببر کی شکل وصورت اور ہیئت ان کے نام کی طرح بنائی، جس کو دیکھنے اور آواز کے سننے ہی سے ایک رعب ڈر خوف اور ہیبت پیدا ہوتی ہے، وہ چیونٹی، مچھر، مکھی، کھٹمل اور جھینگر کیڑے مکوڑے بنائے مگر ہر ایک کی شکل وصورت علیحدہ علیحدہ رکھی۔ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ.

اس نے کبوتر، کوا، چیل، مینا، طوطا، مور اور بطخ، سارس، شتر مرغ پیدا کیے اور یہ اس کی صفتِ مصوری کا کمال ہے کہ اس نے ہر ایک کی پہچان ان کی شکلوں وصورتوں سے علیحدہ علیحدہ رکھی، پھر یہ بھی غور کرو کہ اس نے نہ صرف تمام پرندوں، چرندوں اور درندوں کی شکل وصورت کو علیحدہ علیحدہ رکھا بلکہ ان میں اتنی خوبصورتی اور رنگ بھر دیا کہ بس انسان دیکھتے ہی دیکھتے رہ جاتے اور بار بار دیکھتے اور انھیں جب بھی دیکھتے دیکھ دیکھ کر **الحمد للہ** کا گانا گاتے مگر پھر بھی دل نہیں بھرتا، اس کی مصوری کا یہ کمال ہے کہ اس نے جو چیز بھی بنائی اس کی شکل وصورت اسی کی مناسبت سے بنائی، مثلاً گھوڑے، گدھے، اونٹ اور ہاتھی کو بار برداری اور سواری کے لیے جیسی مناسب اور موزوں شکل وصورت چاہئے تھی ویسا ہی بنایا، گائے، بھینس، بکری سے انسان جیسے فائدہ اٹھا سکتا تھا ان کی جسامت وضع قطع ویسا ہی بنایا ہے، فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ انسانی غذاؤں کے لیے مچھلی اور دوسرے پرندوں مرغی وغیرہ کو جیسی وضع قطع چاہئے تھا ویسا ہی بنایا۔ اگر مچھلی مگر مچھ اور گینڈے کی طرح ہوتی۔ اونٹ، ہاتھی، گھوڑے اگر ریچھ، ببر، شیر کی طرح خوفناک ہوتے تو انسان ان سے کبھی فائدہ نہ اٹھا سکتا، اس کی مصوری کا یہ کمال ہے کہ اس نے جو چیز بھی بنائی اس کی شکل وصورت اور جسامت میں کشش اور حسن وخوبصورتی رکھی۔ کوئی چیز بے ڈھنگی، بدسلیقہ نہیں رکھی۔ ان میں ایسا رنگ اور خوبصورتی رکھی ہے کہ وہ اپنی اصلی حالت پر برسوں نئی کی نئی حالت میں رہتے ہیں۔ انسان نہا دھو کر بھی اتنا صاف نہیں رہ سکتا جتنا چرند، پرند اور دوسرے جانور رہتے ہیں فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ (بڑی برکت والا ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے)۔

پیارے بچو! ذرا غور کرو انسان جو بھی تصویر بناتا ہے وہ روشنی اور اجالے میں بناتا ہے، اور پھر دیوار، لکڑی، پتھر اور کاغذ پر بناتا ہے مگر خالق کائنات صرف چیزوں کے بنانے اور پیدا کرنے والا ہی نہیں اور نہ وہ کوئی چیز بے ترکیب بے ڈھنگے پن اور بدصورتی والی پیدا کرتا ہے، بلکہ وہ مصور ہونے کے ناطے انڈے اور ماں کے پیٹ، جانوروں کے پیٹ میں اندھیرا ہوتا ہے وہاں پانی پر وہ جاندار کی تصویر بناتا ہے، اور پھر ان کے پروں، ان کے بالوں اور ان کے چمڑوں میں ایسے ایسے شاندار پر کشش اور خوبصوارت دلوں کو لبھانے والے رنگ بھرتا ہے کہ جیسا جیسا پرندے اور دوسرے جانور بڑھتے جاتے ہیں، وہ خوبصورت سے خوبصورت بنتے چلے جاتے ہیں، اور دیکھنے والوں کو بار بار دیکھنے اور متاثر کیے بغیر اور مصوری کی تعریف کیے بغیر چھوڑ نہیں سکتے، اور پھر اس مصور کا کمال دیکھو کہ وہ اپنی ان تصویروں پر کچھ اس قسم کی چکنائی چڑھا دیتا ہے کہ ان کے رنگ ان کی خوبصورتی اور ان کے پر ان کے بال برسوں خراب نہیں ہوتے اور نہ رنگوں میں کمی اور دھیما پن پیدا ہوتا ہے، واقعی ایسا مصور سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی دوسرا نہیں، جو ایک تصویر بنا کر ہمیشہ اس کو تر وتازہ رکھے فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ (بڑی برکت والا ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے)۔

انسان جو بھی تصویر اور جو بھی چیز بناتا ہے اس کو ہر سال دو سال کے وقفہ سے تازہ رنگ بھرتا ہے، اور اس کو خوبصورت بنانے کیلئے کافی خرچہ کرنا پڑتا ہے، مثلاً وہ گھر، گاڑی، یا رنگ برنگ کے کپڑے اور دروازے، کھڑکیاں، میز کرسی بناتا ہے تو اس کو ہر سال پالش اور رنگ کے ذریعہ تازہ اور نیا بنانا پڑتا ہے اور انسان کی بنائی ہوئی تصویریں اور چیزیں اگر پانی سے چھو جائیں تو وہ فوٹو اور تصویر اور وہ چیزیں خراب ہو جاتی ہیں اور رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی تصویر اور اس کی خوبصورتی ایسی ہوتی ہے کہ پانی لگتے ہی ہر پرندے کے پر، چوپایوں کے بال اور جانوروں کی کھال سب کچھ پھر تر وتازہ اور خوبصورت صاف ستھرے بن جاتے ہیں، ان کے پروں اور بالوں میں جو چکنائی ہوتی ہے وہ میل کو پروں اور بالوں سے علیحدہ کر دیتی ہے، چنانچہ کبوتروں کے رنگ روپ مختلف رنگ ہی کے نہیں ہوتے بلکہ ان میں بھی مختلف قسم کی شکل وصورت والے کبوتر علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں جو صرف پانی میں نہاتے اور پھر تر وتازہ ہو جاتے ہیں جن کو ہم ہر روز دیکھتے ہی رہتے ہیں،

انسان گرد دھویں میں گھومتا ہے تو میلا ہوجاتا ہے، دھوپ سے اس کا رنگ خراب ہوجاتا ہے، مگر کوا، مینا، طوطا، مور، چڑیوں کے رنگ روپ میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا۔

وہ خالق ہونے کے ناطے صرف مخلوقات کو بناتا ہی نہیں بلکہ مصور ہونے کے ناطے ان میں طرح طرح کے رنگ وروپ اور شکلیں وصورتیں بناتا ہے، چنانچہ اس نے مرغ کی شکل وصورت بارہ سنگھا کی شکل وصورت طوطے اور مور کی شکل وصورت اور زبرا کی شکل وصورت اور ہزاروں چڑیوں اور پرندوں کی شکل وصورت میں عجیب عجیب پرکشش رنگ بھردیئے ہیں، جن کو دیکھنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بنانے والے نے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور اپنی قدرت کو سمجھانے کے لیے اپنی خاص حکمت سے مور، طوطا، مرغ، شترمرغ اور چڑیوں کے ہر پر میں علیحدہ علیحدہ رنگ بھردیئے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ صرف خالق کی مصوری کا کمال ہی کمال ہے اور اس جیسا کمال کسی میں نہیں۔اس جیسا مصور کوئی دوسرا نہیں فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنَ الۡخَالِقِيۡنَ ۔

درختوں پر غور کرو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بہت سے درخت بنائے اور پیدا کیے ہیں اور ہر قسم کے درختوں اور پودوں کی شکل وصورت علیحدہ علیحدہ بنائی، آم کے درخت کی شکل الگ بنائی، جام کے درخت کی شکل الگ، املی، انار، انگور، اور انجیر، کیلا، جامن، سنترہ، نیم، بیر، وغیرہ وغیرہ جیسے تمام درختوں کی شکلیں وصورتیں الگ الگ بنائیں، کسی کو پھیلا ہوا اور کسی کو لمبا اور کسی کو اوسط اور کسی کو چھوٹا بنایا، تمام اقسام کا درخت اپنی اپنی شکل وصورت میں علیحدہ علیحدہ پہچان رکھتے ہیں جس کی وجہ سے انسان آسانی سے پہچان لیتا ہے کہ یہ کس چیز کا درخت اور پودا ہے، اسی طرح وہ اپنی شانِ مصوری سے تمام اقسام کے درختوں اور پتوں کی شکل وصورت بھی الگ الگ بنائی، وہ خالق ہی نہیں مصور ہونے کے ناطے اس نے پھول کے ساتھ ساتھ تمام اقسام کے درختوں کے پتوں کو بھی ڈیزائن اور کٹنگ کے ساتھ پیدا فرمایا، چنانچہ جام کے درخت کے پتے الگ، آم کے درخت کے پتے الگ، نیم کے درخت کے پتے الگ اور موز کے درخت کے پتے الگ، انجیر کے پتے الگ، اسی طرح ٹماٹا، مرچ، گوبھی، بھینڈی، پالک اور دوسری ترکاریوں کے پودوں کے پتوں کی شکل وصورت الگ الگ بنائی، وہ اپنی شانِ مصوری سے بعض پتوں کو رنگین پیدا کیا،

مثلاً کروٹن وغیرہ، چنانچہ ہر درخت اور پودا اپنے پتوں ہی کی شکل وصورت سے پہچانا جاتا ہے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنَ الۡخَالِقِيۡنَ (بڑی برکت والا ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے)۔

اسی طرح اس نے مصور ہونے کے ناطے یہ درختوں کی لمائی، چوڑائی کو الگ الگ رکھا اور نہ صرف پتوں کی شکل وصورت الگ الگ رکھی بلکہ ان کے پھولوں اور پھلوں کی شکل وصورت اور خوشبو اور رنگ بھی علیحدہ علیحدہ بنائی، اور تمام اقسام کے پھولوں پر اگر ہم غور کریں گے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مشین اور آلہ ہے جس کے ذریعہ پھولوں کے پتوں کو ایک ہی طرح تراشا گیا، کٹنگ کی گئی، اور پھر ان میں خوشبو اور مہک بھی الگ الگ بھردی گئی، یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی شانِ مصوری کا کمال ہے، اسی طرح ہر پھل انگور، کیلا، چیکو، آم، جام، جامن، سنترہ، موسمی وغیرہ کی شکل وصورتوں کو بالکل علیحدہ علیحدہ بنایا، اور ان میں خوبصورت رنگ اور خوشبو رکھی، ذرا غور کرو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسا کوئی دوسرا مصور ہے؟ بالکل نہیں اللہ ہی اکیلا مصور ہے جو کائنات کی چیزوں کو اپنی حکمت سے خاص خاص شکل وصورت کے ساتھ پیدا کرتا ہے، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنَ الۡخَالِقِيۡنَ اسی طرح تمام غذاؤں، اجناس اور ترکاریوں کی شکل وصورتیں بھی بالکل الگ الگ بنائیں، جس کی وجہ سے انسان ان کو آسانی سے پہچان لیتا ہے، یہاں تک کہ جوار، گیہوں، چاول اور دالوں کی شکل وصورت بھی علیحدہ علیحدہ بنائی، حالانکہ درختوں اور پودوں میں کسی قسم کا نہ کوئی مشین ہے اور نہ آلہ مگر پھر بھی تمام اقسام کے پودوں اور درختوں سے ایک ہی طرح کی شکل وصورت کے پھول، پھل اور پتے نکلتے ہیں فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنَ الۡخَالِقِيۡنَ (بڑی برکت والا ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے)۔

زمین پر غور کرو اللہ تعالیٰ نے زمین کو بھی بنایا اور آسمان کو بھی بنایا، مگر زمین کی شکل وصورت کو آسمان کی شکل وصورت سے بالکل علیحدہ علیحدہ بنایا، اور زمین کو اللہ تعالیٰ مصور ہونے کے ناطے نہروں، ندیوں، نالوں، وادیوں، دریاؤں، تالابوں، میدانوں، نشیب وفراز، پھولوں، پتوں، پودوں، پہاڑوں، جانوروں، پرندوں، چرندوں اور چوپایوں سے سجایا، اور زمین پر خوبصورت چمن قائم کرکے ان پر ہری ہری نما قالین بچھا ڈالی، اور اس ہریالی میں چھوٹے چھوٹے پودے اگائے، ان تمام چیزوں کے ذریعہ ایک طرف ہماری ضرورتوں کو پورا کرنے کا انتظام کیا تو دوسری طرف

اپنے بندوں کوسکون اورچین اورراحت حاصل کرنے کے قابل بنایا، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ اللہ کی اس مصوری کو دیکھ کرانسان بھی اپنے گھروں کودرختوں پودوں، پھولوں اور ہریالی وغیرہ سے آراستہ کرتا اورگھروں کی بھی خوبصورت شکلیں وصورتیں بناتا ہے، یہ صرف مصورکا کمال ہے،اگروہ خالق ہونے کے ناطے زمین کو بناڈالتا اوراس کوان تمام چیزوں سے آراستہ نہ بھی کرتا توانسان کوزندگی بسر کرنا پڑتا تھا، چاہے وہ بدصورتی تکلیف اورمصیبت ہی کی زندگی کیوں نہ ہو، زمین کواللہ نے اپنی شان مصوری سے بھوری،کہیں لال اورکہیں کالی اورکہیں گندمی بنایا، یہ اس کی مصوری کا کمال ہے کہ اس نے ریگستان اورجنگل آباد کیے اورزمین پرخوبصورت پہاڑ کھڑے کیے ان پہاڑوں میں بھی ایسی شکل وصورت پیدافرمادی کہ برفانی اورسبزہ دار پتھریلے پہاڑ الگ الگ بنائے،اوران پہاڑوں پراپنی مصوری کے کمال سے مختلف چٹانوں کوالگ الگ انداز اورطریقوں سے رکھ کرانسانوں کے لیےخوبصورت،خوشنما بنایااوراپنی قدرت کوسمجھنے کا انسانوں کے لیے سامان پیدافرمایا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ذراسی حرکت سے یہ گرجائیں گے،کوئی پتھرسیدھا رکھا ہوا ہے۔ کوئی کھڑا کوئی بالکل ادھررکھا ہوا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے خاص طور پرپتھروں کوجمایا ہے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ (بڑی برکت والا ہے اللہ جوسب سے بہتر بنانے والا ہے)۔

اسی طرح ہوا، پانی،اورروشنی پرغورکرو انسان جب کوئی چیز بناتا ہے توان کوجسم اوررنگ دیئے بغیر سمجھا نہیں سکتا اور نہ ان کی پہچان کرواسکتا ہے،مگراللہ تعالیٰ کی مصوری کا کمال دیکھو کہ اس نے ہوا، پانی،اورروشنی کوبے رنگ بنایا،مگربے رنگ ہونے کے باوجود انسانوں اور دوسری مخلوقات کیلئے ان کی پہچان کوآسان کردیا، یہ صرف مصورکا کمال ہی کمال ہے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ (بڑی برکت والا ہے اللہ جوسب سے بہتر بنانے والا ہے)۔

سورج اورچاند پرغورکرودونوں روشنی دیتے ہیں مگرایک کی صورت میں مٹھاس اورٹھنڈک اور دوسرے میں جلال اورتیزی،ایک کوہم خوب دیکھ سکتے ہیں اوردوسرے کونہیں دیکھ سکتے یہ صرف مصورکا کمال ہے،اللہ نے دودھ، پانی اورخون کی شکل وصورت کورنگ اوراوصاف کے ذریعہ علیحدہ علیحدہ کردیا فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ (بڑی برکت والا ہے اللہ جوسب سے بہتر بنانے والا ہے)۔

اسی طرح انسانوں پرغورکرو، یہ مصورکا کمال ہی کمال ہے کہ ہرانسان کی شکل وصورت ایک دوسرے سے علیحدہ بنائی اگرعلیحدہ علیحدہ شکل وصورت نہ ہوتی توانسان اپنی اولاد ماں باپ، شوہر، بیوی، بہن رشتہ داروں کو پہچان ہی نہیں سکتا تھا، ماں باپ اولاد کواوراولاد ماں باپ کو پہچان نہیں سکتی تھی، یہ توصرف مصورکا کمال ہے کہ اس نے ہرانسان کی صورت وشکل علیحدہ علیحدہ کردیا، تمام جانداروں میں اللہ نے مؤنث و مذکر(MAIL & FEMAIL) بنائے اور دونوں کی صورتوں میں بڑافرق رکھا،تمام جانداروں کے مؤنث اورمذکرتقریباً دورہی سے پہچانے جاسکتے ہیں کہ فلاں نراورفلاں مادہ،مثلاً ہرن، ہرنی، کی شکل وصورت وہیئت میں بہت بڑافرق رکھا،اسی طرح شیراورشیرنی اور ببراوراس کی مادہ دونوں کی شکل وصورت علیحدہ رکھی،اسی طرح مرغ کی شکل وصورت پر کلغی اورتاج رکھا،اسی طرح انسانوں میں مرداورعورت کی شکل وصورت علیحدہ بنائی اورنہ صرف شکل وصورت، بلکہ عورت کی انگلیوں اورہاتھوں پیروں وغیرہ کودیکھ کراندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ عورت کے ہاتھ پیر ہیں اوریہ مردانہ ہاتھ پیر ہیں، یہ صرف اورصرف مصورکا کمال ہی کمال ہے، مردمیں مردانہ پن اورعورت میں زنانہ پن رکھا،تمام جانداروں میں ان کی شکل وصورت چال ڈھال اورآوازمیں نراورمادہ کافرق پیدا کیا،اورشکل وصورت کی وجہ سے ایک دوسرے کوجاذبِ نظر بنادیا فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ (بڑی برکت والا ہے اللہ جوسب سے بہتر بنانے والا ہے)۔

ذرااللہ تعالیٰ کی مصوری پرغورکرو،اللہ نے دنیامیں جتنے اقسام کے درخت اورپودے پیدا کیئے، مثلاً آم، جام، انگور،کیلا، چاول، گیہوں، جوار، دالیں ان تمام اقسام کے پودوں اور درختوں کی شکل وصورت پوری دنیامیں ایک ہی بنائی مثلاً آم کا درخت پوری دنیامیں ایک ہی شکل وصورت جیسا ہوتا ہے۔اسی طرح کیلا، جام،انار، کے درخت پوری دنیامیں ایک جیسے ہوتے ہیں اسی طرح چاول، گیہوں، اورترکاریوں کے پودے پوری دنیامیں ایک جیسے ہوتے ہیں،اسی طرح اللہ نے تمام جانورجودنیامیں پیدا کیئے ہیں ہرقسم کے جانورکی شکل وصورت ایک جیسی،مثلاً پوری دنیا کے کتے ایک جیسے ہوتے ہیں، پوری دنیا کے شیر، ببرایک جیسے۔ پوری دنیا کے مور،طوطے اورکبوترایک جیسے، مگر یہ مصورکا کمال ہی کمال ہے کہ دنیامیں اللہ نے انسانوں کوایسا پیدا نہیں کیا، بلکہ ہرانسان کا چہرہ

اس کی آواز یہاں تک کہ اس کی انگلیوں کے نشان تک علیحدہ علیحدہ رکھے، تمام انسانوں کی شکل وصورت میں کھلا فرق رکھا، اسی وجہ سے وہ فوراً پہچان لیے جاتے ہیں، اسی طرح انسانوں میں اللہ تعالیٰ نے کسی کو دبی ناک والا، کسی کو چھوٹا ہاتھوں والا، کسی کو بھوری آنکھوں والا بنایا، کسی کو لمبا قد عطا کیا کسی کو چھوٹا اور کسی کو اوسط قد والا بنایا، کسی کو کالا کسی کو گورا اور کسی کو گندمی رنگ والا بنایا، یہ سب اللہ تعالیٰ کی شان مصوری کے نمونے ہیں، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِيۡنَ۔ ذرا یہ بھی غور کرو کہ سارے انسانوں کے دانت ایک جیسے، بال بالوں کا رنگ ایک جیسا، ناخن ایک جیسے، کان ایک جیسے، زبان ایک جیسی، اگر مختلف انسانوں کے ناخن بالوں اور دانتوں کو ایک جگہ ڈال دیا جائے تو ہم پہچان نہیں سکتے کہ یہ کس انسان کے ناخن اور کس انسان کے بال اور دانت ہیں، مگر ہزاروں لاکھوں انسانوں میں ایک انسان اپنے چہرے اور آواز سے فوراً پہچان لیا جاتا ہے کہ یہ فلاں انسان ہے اور فلاں انسان کی آواز ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی شان مصوری پر ذرا غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے بالوں کو ایک جیسا اور ایک رنگ ہی کا بنایا، مگر بلی کے بال اور ان کا رنگ الگ رکھا، گھوڑے کے بال الگ رکھے، شیر اور ببر کے بال الگ رکھے، بکرے کے بال الگ رکھے یہ صرف مصور کی کاریگری ہے ایسا مصور سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی دوسرا نہیں فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِيۡنَ (بڑی برکت والا ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے)۔

دنیا میں اس نے انسانوں کی مختلف بولیاں رکھیں اور یہ بھی کمال ہی کمال ہے کہ ہر بولی کے الفاظ کی شکل وصورت کو بھی اس نے علیحدہ علیحدہ رکھا، چنانچہ انگریزی کے الفاظ کی شکل الگ اردو کے الفاظ کی شکل الگ، تلگو کے الفاظ کی شکل الگ، ہندی کے الفاظ کی شکل الگ بنائی، بیشک وہ ایسا مصور ہے جس کی کوئی مثال ہی نہیں فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِيۡنَ، ذرا غور کرو اگر اللہ تعالیٰ اپنی شان مصوری کا اظہار نہ کرتا اور تمام جانوروں کو ایک ہی شکل وصورت کا بناتا، مثلاً شیر، ببر، چیتا، ریچھ، بکرا، گھوڑا، گدھا، سب ایک جیسے ایک ہی قد اور ایک ہی رنگ اور ایک ہی جسامت کے ہوتے تو ہم انھیں کیسے پہچان سکتے تھے؟ اور تمام درخت ایک ہی قسم کی لمبائی اور ایک ہی صورت کے پتوں اور ایک ہی صورت کے پھولوں اور ایک ہی صورت کے پھلوں والے ہوتے تو ہم انھیں کیسے پہچان سکتے تھے؟

زمین کی شکل وصورت اونچ نیچ وادیوں اور پہاڑوں والی نہ ہوتی تو ہم زمین کے خطوں کو کیسے پہچان سکتے تھے؟ اگر اللہ تعالیٰ ہر انسان کے جسم میں ایک کان ہاتھی کے کان کی طرح اور ایک کان چوہے کے کان کی طرح اور ایک آنکھ بڑی اور ایک آنکھ چھوٹی رکھتا اور ایک ہاتھ بڑا اور ایک ہاتھ چھوٹا رکھتا تو ذرا سوچو انسان کتنا بدنما اور بھدّا معلوم ہوتا، یہ تو اس کی مصوری کا کمال ہے کہ وہ احسن الخالقین ہے۔

اس نے انسان کو بہت اچھی ساخت اور خوبصورتی پر پیدا کیا، اگر انسان کے جسم پر ریچھ اور گوریلا کی طرح گھنے بال ہوتے تو انسان کتنا گندا معلوم ہوتا، انسان کی آنکھ پیشانی پر اور منہ سینے پر اور کان ہاتھوں پر اور ناک گھٹنوں پر ہو تو انسان کو کتنی تکلیف اور پریشانی ہوتی جو کچھ انسان کی اس نے شکل وصورت بنائی ہے وہ بالکل موزوں اور مناسب اور بہترین ہے اور ہر چیز اس کی اپنی جگہ پر مناسب طریقہ سے مصور نے لگائی ہے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِيۡنَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جاندار چیزوں کی تصویر بنانے کو حرام فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تصویر بنانے والے کو حکم دے گا کہ اس فوٹو اور تصویر میں جان ڈالے جب تک وہ جان نہیں ڈالے گا دوزخ کے عذاب میں مبتلا رہے گا، اس لئے کہ جان ڈالنا سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کا کام نہیں، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں جانداروں کی فوٹو اور تصویریں لگانے کو بھی حرام قرار دیا، آپ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر ایک مرتبہ تصویروں والے پردے کو پڑا ہوا دیکھ کر غصہ کا اظہار کرتے ہوئے واپس چلے گئے، اللہ تعالیٰ خالق ہونے کے ناطے کسی چیز کو صرف بناتا اور پیدا کرتا ہی نہیں بلکہ مصور ہونے کے ناطے اس کی خوبصورت شکل وصورت اور رنگ وروپ اور خوشبو بھی عطا کرتا ہے ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی بے انتہاء حکمتیں اور مصلحتیں ہیں۔

صفتِ حکیم پر غور کرو

حکیم اس ذات کو کہتے ہیں جس کا ہر کام مصلحت دانائی اور ضرورت کے عین مطابق ہو، حکیم کے ہر کام میں بے انتہاء حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ عزیز بھی ہے اور حکیم بھی ہے یعنی اللہ تعالیٰ زبردست غلبہ اور قوت والا اور حکمت والا ہے اور وہ اپنا کوئی کام بھی حکمت سے ہٹ کر نہیں کرتا،

دنیا میں کسی انسان کو اگر تھوڑی سی قوت اور غلبہ مل جائے تو وہ اس قوت اور غلبہ کی وجہ سے اپنے احکام اپنے قوانین اپنی پالیسیوں اپنے پروگراموں اور منصوبوں اور اپنے عمل اور فیصلوں سے ظلم وزیادتی اور فساد برپا کرتا اور فیصلوں میں غلطیاں کرتا یا بیکار اور عبث کام کرتا ہے، اور اپنی طاقت وقوت سے صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح اور زمین پر فساد برپا کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ تو جو خالق کائنات ہے وہ مخلوق کی طرح نہیں اس میں اور مخلوق میں کوئی برابری اور یکسانیت نہیں وہ الگ ہے اور مخلوق الگ ہے وہ باوجود غلبہ اور قوت والا اور ہر چیز پر اقتدار رکھنے والا ہونے کے باوجود اس کا ہر کام حکمت پر مبنی ہوتا ہے اور وہ حکیم ہونے کے ناطے اپنی مخلوقات کیلئے رحمت ہی رحمت ہے، رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے رب تو نے کوئی چیز بیکار بے مقصد نہیں بنائی) انسان دنیا میں مختلف حالات، مثلاً موت وآفات، آندھی وطوفان، زلزلہ اور فسادات، ظلم وزیادتی، امیری وغریبی، تندرستی اور بیماری پر اس کی حکمت ومصلحت کو سمجھے بغیر کفریہ کلمات اپنی زبان سے نکالتا اور شیطان کے ساتھ جڑ جاتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دنیا بنائی تو وہ بھی حکمت سے خالی نہیں اور دنیا میں جتنی مخلوقات کو پیدا کیا وہ بھی حکمت سے خالی نہیں اور کائنات میں جو نظام چلتا ہوا نظر آرہا ہے اس میں بھی حکمت ہی حکمت بھری ہوئی ہے اور دنیا میں اچھے برے جو بھی حالات آتے ہیں وہ بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتے، وہ اگر انسانوں کو ان کی سر کی آنکھوں سے نظر نہیں آتا تو بھی حکمت ہے، اور اگر وہ مخلوقات سے آمنے سامنے روبرو ہو کر بات نہیں کرتا اور اپنے بندوں کو وحی کے ذریعہ حکم دینے کا طریقہ اختیار کیا ہے تو وہ بھی حکمت ہی کا تقاضا ہے، اس نے پیغمبروں کو بھیج کر وحی کے ذریعہ تعلیم دینے کا طریقہ اختیار کیا ہے تو وہ بھی حکمت سے خالی نہیں، انسانوں کو اس نے اس دنیا میں کچھ آزادی اور اختیار عطا کیا ہے تو وہ بھی حکمت ہی ہے اور غلط وصحیح عمل اختیار کرنے کی آزادی دی ہے تو وہ بھی حکمت سے خالی نہیں ہے، اس کی تدبیر اس کی تخلیق اس کے احکام اس کے قوانین اس کی ہدایات حکمت ومصلحت سے خالی نہیں ہیں، اس کا کوئی حکم نہ غلط ہے اور نہ اس کا کوئی کام بیکار ہے اور نہ اس نے کوئی چیز بے مقصد بنائی، اور نہ اس کے کسی حکم اور قانون میں ظلم وزیادتی اور ناانصافی ہے، اگر وہ دنیا میں نافرمانوں کو عذاب نہ دے کر چھوڑ دیا ہے تو وہ بھی حکمت سے خالی نہیں، وہ کسی کو پکڑنے اور

سزا دینے میں مجبور ومحتاج نہیں ہے، اس کے پاس ایسی قوت اور ایسی زبردست قدرت وطاقت ہے کہ وہ ایک ہی لمحہ میں بڑی سے بڑی قوت کو ختم کر ڈالتا ہے، مگر وہ انسانوں کے برے حالات پر ڈھیل دے کر اپنی حکمت اور مصلحت کا اظہار کرتا ہے، اس نے آخرت بنائی وہ بھی حکمت سے خالی نہیں، وہ آخرت میں جزا وسزا دے گا تو وہ بھی اس کی حکمت ہی کا تقاضا ہے رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے رب تو نے کوئی چیز بیکار بے مقصد نہیں بنائی)۔

ایک وہ انسان جو اللہ تعالیٰ کی حکمت سے واقف نہیں ہوتا وہ دنیا کو صرف عیش، مزا اور رنگ رنگیلیاں کرنے کی جگہ ہی سمجھتا ہے، اور دوسرا مصیبت اور پریشانیوں اور تکالیف کی جگہ ہی سمجھتا ہے مگر ایمان والے کو یہ بات معلوم رہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت سے انسانوں کو آخرت لوٹنے اور بنانے کا موقع عطا فرمایا اور دنیا کی زندگی کا صحیح استعمال دراصل آخرت کو سنوارنا ہے اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ وہ انسانوں کو اختیار وآزادی کے صحیح استعمال پر آخرت میں بڑے بڑے درجات وانعامات سے نوازے، اور انسان کو اس کے عمل کا بھرپور بدلہ وانعام دے، آئیے سب سے پہلے دنیا کے نظام اور اس کی چیزوں پر اپنی ناقص عقل سے غور کریں کہ ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کیسے کام کر رہی ہے؟ اور وہ ہمارے لئے کیسے رحمت بنی ہوئی ہے؟ ہمارا یہ غور وفکر کرنا محدود اور ناقص ہے حقیقی حکمتوں سے واقف ہونا ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو بنایا اور پھر اپنی حکمت سے اس میں دن رات، سردی گرمی، اور برسات کا موسم رکھا، اور سورج چاند کے طلوع وغروب ہونے کا نظام بنایا، اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے مختلف اقسام کے درخت پودے اور جانور رکھے، اب اگر آپ زمین اور اس پر بسنے والی جاندار مخلوقات کے بارے میں غور کریں گے تو یہ سمجھ میں آئے گا کہ ان تمام جانداروں کی زندگی کو اعتدال کے ساتھ زندگی گزارنے کیلئے ایک حکیمانہ نظام اس زمین اور اس کے اطراف میں رکھا جائے تاکہ تمام جاندار اپنی اپنی ضرورتوں کو آسانی سے حاصل کر سکیں، ذرا غور کرو اللہ تعالیٰ کی حکمتوں پر کہ اس نے زمین کو معلق بنایا، اور اس کے اطراف ستارے اور سیارے رکھے، اب یہ ستارے اور سیارے اور زمین سب خلا میں تیر رہے ہیں کوئی کسی سے نہیں ٹکراتا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر دن اور رات کا نظام

اپنی حکمت سے بنایا، اگر زمین سورج اور چاند کے اطراف گردش نہ کرتی تو زمین کا ایک حصہ ہمیشہ سورج کے سامنے رہتا اور دوسرا حصہ اندھیرے ہی اندھیرے میں رہتا، جو حصہ سورج کے سامنے ہوتا وہاں ہمیشہ دن ہی دن ہوتا، اور گرمی زیادہ ہوتی تو موسم تبدیل نہ ہوتے، جس کی وجہ سے غلہ اور اناج کا اگانا ناممکن ہوتا، اور یہ جگہ جانداروں کی رہائش کے قابل نہ بنتی، اسی طرح وہ حصہ جو سورج سے چھپا ہوا ہوتا وہاں ہمیشہ رات ہی رات اندھیرا ہوتا، سردی زیادہ ہوتی، اور برف ہی برف جم جاتی، موسم میں تغیر پیدا نہ ہوتا، ذرا غور کرو اللہ تعالیٰ کیسے حکیم ہیں کہ زمین کو سورج اور چاند کے اطراف گردش کرنے کے قابل رکھا، جس کی وجہ سے دن اور رات آتے جاتے ہیں اور زمین کی آب و ہوا جانداروں کے بسنے کی قابل بن گئی اور سردی، گرمی اور برسات کے موسم اپنے اپنے وقتوں میں آتے جاتے ہیں، دن اور رات کے نکلنے میں بھی اتنی زبردست پابندی اور برابری ہے کہ بالکل وقت پر رات آتی اور وقت پر دن نکلتا ہے رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے رب تونے کوئی چیز بیکار بے مقصد نہیں بنائی) پھر سورج کے طلوع کرنے میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہ حکمت رکھی ہے کہ طلوع ہونے پر اس کی روشنی اور حرارت یکدم مکمل نہیں ہوتی اگر یکدم مکمل ہوتی تو جانداروں کو دن گذارنے میں دِقّت ہوتی، یہ تو اللہ تعالیٰ کی حکمت ہی حکمت ہے، کہ وہ سورج کو آہستہ آہستہ طلوع کرکے دوپہر تک مکمل کردیتا اور پھر آہستہ آہستہ غروب کرکے مغرب تک پورا غروب کردیتا ہے اس کی وجہ سے دن کے پورے اوقات الگ الگ بن گئے اور انسان کو اپنے وقت کے گزارنے اور اپنے مختلف کاروبار کرنے میں سہولت ہوگئی، اگر سورج دوپہر کی طرح صبح چھ بجے یکدم طلوع ہوجاتا؟ جیسے کمرہ میں بجلی جانے سے یک دم اندھیرا ہوکر اجالا ہوجاتا ہے تو پھر زندگی کا وہ مزہ باقی نہ رہتا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے سورج اور چاند کو زمین سے اتنے ہی فاصلہ پر رکھا ہے جتنا جانداروں کی زندگی کے لیے مناسب تھا، اگر سورج، چاند، زمین سے نامناسب طور سے دور ہوتے تو روشنی اور گرمی اور سردی میں بہت بڑا فرق ہوتا اور اگر سورج چاند زمین سے بہت قریب ہوتے تو روشنی اور گرمی اور سردی بہت تیز ہوجاتی اور انسانی زندگی مشکل ہوجاتی، پھر یہ بھی غور کرو اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے زمین اور دوسرے تمام ستاروں اور سیاروں کی کشش کو ایک خاص تناسب سے رکھا ہے،

اگر کشش کا یہ تناسب کم یا زیادہ ہوجائے تو ہوا اور پانی کا زمین پر برقرار رہنا مشکل ہوجاتا، کشش اگر کم ہوتی تو ہوا پانی دونوں کو نہیں روک سکتی تھی، درجہ حرارت زیادہ ہوجاتی اور زندگی مشکل ہوجاتی اور اگر کشش زیادہ ہوتی تو ہوا بہت گندی اور میلی ہوتی اس کا دباؤ زمین پر بہت بڑھ جاتا اور پانی پر سے بخارات کا اٹھنا بہت مشکل ہوجاتا، اور برسات نہ ہوتی۔ اور انسانوں اور حیوانات کی جسامت بہت کم ہوجاتی اور ان کا وزن اتنا زیادہ ہوجاتا کہ چلنا پھرنا مشکل ہوجاتا، یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی صفتِ حکیم کا کمال ہے کہ اس نے تمام سیاروں اور ستاروں کو اتنی ہی مناسب کشش پر رکھا ہے جتنی سے مخلوقات کی زندگی زمین پر آبادی کے قابل بن جائے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے زمین کے اطراف ہوا کی ایک چادر چڑھا رکھی ہے اگر ہوا کی یہ چادر نہ ہوتی تو ہزاروں شہابِ ثاقب روزانہ آکر گرتے زمین آبادی اور زراعت کے قابل نہ رہتی اور جاندار مرجاتے رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے رب تونے کوئی چیز بیکار بے مقصد نہیں بنائی)۔

اللہ تعالیٰ اپنی حکمت سے ہوا اور روشنی کو بے رنگ بنایا اور ان کو اتنا لطیف اور ہلکا اور سیال بنایا کہ انسان ان کو صرف محسوس کرسکتا ہے اور ان کے لطیف اور سیال اور ہلکا ہونے کی وجہ سے مخلوقات ان میں گھوم پھر سکتی ہیں، ہوا اور روشنی کو اللہ تعالیٰ اگر رنگین بناتا اور کوئی رنگ دیتا تو مخلوقات کو ہوا اور روشنی میں چلنا، پھرنا اور دیکھنا اور لکھنا، پڑھنا، مشکل ہوجاتا، اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے ان کو بے رنگ اور ہلکا رکھ کر انسانوں کو نہ صرف دیکھنے بلکہ تیز رفتار گاڑیاں چلانے اور لکھنا اور پڑھنا اور دنیا کے کام دھندے کرنا آسان بنادیا رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے رب تونے کوئی چیز بیکار بے مقصد نہیں بنائی)۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے زمین کے اطراف پہاڑوں کو قائم کیا، ورنہ زمین ہلتی رہتی اور اس پر زلزلے جیسی کیفیت بار بار آتی اور زندگی مشکل ہوجاتی، اسی طرح پہاڑوں کو بادلوں اور پانی کو روکنے کا ذریعہ بھی بنایا اور پانی برف کی شکل میں پہاڑوں پر جمع رہتا ہے۔ یہ اللہ کی حکمت ہی حکمت ہے رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے رب تونے کوئی چیز بیکار بے مقصد نہیں بنائی)۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت پرغور کرو اس نے پوری زمین کو ایک جیسی نہیں بنایا، اور نہ آسمان کی طرح مسطح بنایا، بلکہ زمین میں بے شمار خطے وادیاں اور میدان رکھے اور زمین کے مختلف حصوں کو مختلف خاصیتوں کا بنایا، کوئی ریگستانی علاقہ ہے کوئی زراعت کے قابل ہے کوئی معدنیات سے بھرا پڑا ہے، زمین میں یہ بھی خاصیت رکھی ہے کہ وہ دنیا کی تمام غلاظت کو اپنے اندر جذب کرلیتی ہے اور دنیا کو پاک وصاف رکھتی ہے، اللہ کی حکمت پرغور کرو کہ زمین صرف انسانوں کے رہنے کی جگہ ہی نہیں بنایا بلکہ اسی زمین سے کوئلہ نکلتا ہے کہیں لوہا نکلتا ہے کہیں پٹرول اور کہیں دوسری دھاتیں اور کہیں اناج غلہ اور میوہ اور ترکاریاں، ان تمام چیزوں پرغور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اس کائنات کا بنانے والا بڑا حکیم، مدبر اور دانا ہے اس کا کوئی کام بیکار نہیں رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے رب تو نے کوئی چیز بیکار بے مقصد نہیں بنائی)۔

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں سب سے اہم چیز پانی اور ہوا کو بنایا اور پانی کو بھی بے رنگ بنایا اور پانی کو بے رنگ بنا کر اس میں بے انتہاء حکمتیں پوشیدہ رکھیں، ان تمام حکمتوں میں ایک حکمت ہماری ناقص عقل میں یہ آتی ہے کہ اگر وہ رنگدار ہوتا تو اس کے استعمال میں بے انتہاء مشکلات پیدا ہوجاتیں، سب سے پہلے انسان اس کو پیتا ہے، اس کے بے رنگ ہونے کی وجہ سے انسان اس پانی کو غور سے دیکھ کر پیتا ہے اگر وہ رنگ دار ہوتا تو پھر اس میں کسی قسم کا کچرا اور کیڑا نظر نہ آتا اور وہ انسان کے پیٹ میں چلا جاتا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے پانی کی پاکی اور شفافیت کو برقرار رکھنے کیلئے بے رنگ رکھا ہے اسی طرح پانی اگر رنگ دار ہوگا تو اس کا سڑنا اور خراب ہونا سمجھ میں نہ آتا، اور اس کا گندہ اور ناپاک ہونا سمجھنا مشکل ہوجاتا، اگر پانی کو تیل کی طرح گاڑھا اور شربت کی طرح میٹھا رکھتا تو جانداروں کی پیاس کبھی نہ بجھتی اور شکر کے مریض اس کو پی نہ سکتے تھے اس کو سیال اور پتلا مائع رکھنے کی وجہ سے ہر جاندار آسانی سے پی سکتا ہے یہاں تک کہ درخت پودے اپنے اندر جذب کرسکتے ہیں اور میٹھا نہ ہونے کی وجہ سے ہر شخص اپنے پیٹ کی آگ بجھا سکتا ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کی حکمت کا کمال ہے رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے رب تو نے کوئی چیز بیکار بے مقصد نہیں بنائی)۔

اگر پانی کو رنگین بنایا جاتا تو انسان اس کو مختلف کاموں میں استعمال نہیں کرسکتا تھا، انسان اپنا لباس بنانے اور دھاگے کو اسی پانی سے رنگنے میں مدد لیتا، اور رنگین رنگین لباس تیار کرتا ہے اپنی غذاؤں کی تیاری میں پانی استعمال کرتا ہے اگر پانی رنگین ہوتا تو اس سے غذائیں تیار کرنے میں بہت مشکل پیش آتی اور غذاؤں کی پاکی اور صفائی کو معلوم کرنا بہت مشکل ہوجاتا۔ اور ہر غذا پانی کے ہی رنگ کی ہوجاتی، انسان اپنے لباس اور مکانات کی صفائی اور بناوٹ اسی پانی سے کرتا ہے، اگر پانی رنگین ہوتا تو لباس کی صفائی اور گندگی میلا پن نظر نہ آتا، اور انسان مکانات کو مختلف رنگ نہیں دے سکتا تھا یہ تو صرف خالقِ کائنات کی حکمت ہے کہ اس نے پانی کو بے رنگ رکھا، پانی کو مختلف داؤوں میں شربتوں میں انسان استعمال کرتا ہے اور اس کو جس رنگ میں تبدیل کرنا چاہے کرسکتا ہے اگر پانی رنگ دار ہوتا تو اس کو کوئی دوسرے رنگ میں نہیں بنایا جاسکتا، انسان مختلف رنگ اسی پانی سے تیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی حکمت دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کو محفوظ رکھنے کیلئے سمندروں کو کھارا بنا کر رکھا ہے تاکہ وہ سڑنے گلنے سے بچ جائے رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے رب تو نے کوئی چیز بیکار بے مقصد نہیں بنائی)۔

پانی کو سیال اور مائع رکھنے کی وجہ سے اس میں بے انتہاء آبی جانور رہ سکتے ہیں اس کے بے رنگ ہونے وجہ سے وہ آبی جانوروں کے رہنے کے قابل ہوگیا رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے رب تو نے کوئی چیز بیکار بے مقصد نہیں بنائی)۔

اگر پانی رنگ دار ہوتا تو آبی جانور اس میں دیکھ نہیں سکتے تھے اور اپنا شکار پکڑ نہیں سکتے تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے پانی کو سیال مادہ رکھ کر بھانپ بننے کے قابل بنایا تاکہ وہ بخارات کے ذریعہ ہوا کے ساتھ اڑ سکے اور اَبر بن سکے۔ کیسا حکیم ہے پانی کا بنانے والا، رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے رب تو نے کوئی چیز بیکار بے مقصد نہیں بنائی)۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے دنیا میں پھل پھلاری اناج اور ترکاریوں، پھولوں وغیرہ کے درخت پودے بنائے اور پیدا کیئے، اسی طرح اس نے اپنی حکمت دانائی کے تحت جاندار مخلوقات کو ان پودوں اور درختوں کے پھل پھلاری، پتے، اناج، ترکاریوں اور پھولوں کو استعمال کے قابل رکھا۔

اگر وہ مخلوقات کو کھانے اور استعمال کرنے کے قابل نہیں رکھتا تو زمین پر اتنے اقسام کے پودے درخت پیدا نہیں ہوتے، مثلاً آم اور چیکو کے درختوں کو لیجئے اگر انسان، پرندے اور چرندے چیکو اور آم نہ کھاتے تو ایک آم اور چیکو کے درخت سے پانچ ہزار آم اور چیکو بن کر پانچ ہزار بیج بنتے یا انار کے پھل کو کوئی نہ کھاتا اور ایک درخت سے دس ہزار بیج نکلتے تو پھر ان دس ہزار بیجوں سے دس ہزار درخت پیدا ہو جاتے اور دس/ ہزار انار کے درختوں سے 10/ لاکھ انار کے درخت پیدا ہو جاتے اور پوری زمین صرف انار ہی کے درختوں سے بھر جاتی۔ اس لئے کہ ایک درخت سے ہزاروں بیج ملتے ہیں یہ تو اس کی حکمت ہی حکمت ہے کہ اس نے اپنی مخلوقات کو مختلف غذائیں پھل پھلاری اور پھولوں کو استعمال کرنے کی ضرورت اور صلاحیت دی ہے جس کی وجہ سے مخلوقات کھاتے اور پھر ان کے بیج زمین میں بو کر مزید ہزاروں درخت حاصل کر لیتے ہیں، جس کی وجہ سے ہر قسم کے درختوں کو پھلنے اور پیدا ہونے کا موقع ملتا رہتا ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ ایک ہی قسم کے پودے کو زمین میں بڑھنے کا موقع دیتا تو ہر طرف اسی کے پودے ہی پودے نظر آتے رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے رب تو نے کوئی چیز بیکار بے مقصد نہیں بنائی)، دنیا میں ہونے والے واقعات میں اللہ تعالیٰ کی حکمتوں پر غور کیجئے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے درمیان ملاقات میں تین اعمال کا تذکرہ کیا ہے، حضرت خضر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے خاص علم سے ایک کشتی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سفر کر کے منزل پر اس کشتی کو عیب دار بنا دیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک لڑکے کو قتل کیا اور گاؤں کے لوگوں کی ضیافت سے انکار کے باوجود بغیر اُجرت کے دیوار کی مرمت فرما دی، پوچھنے پر معلوم ہوا کہ کشتی غریب لوگوں کی تھی، جو دریا میں محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ بھرتے تھے، ایک ایسا بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی کو چھین لیتا تھا، اس لیے اس سے کشتی کو بچانے کی خاطر کشتی کو عیب دار کر دیا گیا، لڑکے کے بارے میں حضرت خضر علیہ السلام نے بتلایا کہ اس لڑکے کے والدین مومن تھے، لڑکا اپنی سرکشی اور کفر سے ان کو تنگ کر سکتا تھا، دیوار کے نیچے دو یتیم لڑکوں کا خزانہ چھپا ہوا تھا ان کا باپ نیک تھا اپنے بچوں کے لیے

خزانہ چھپا رکھا تھا، اللہ نے چاہا کہ دونوں بچوں کے بڑے ہونے تک خزانہ محفوظ رہے، اسی طرح صلح حدیبیہ میں حضور ﷺ اور مشرکانِ مکہ کے درمیان جب صلح لکھی گئی تو صحابہ یہ سمجھ رہے تھے کہ مسلمانوں نے یکطرفہ اور دب کر صلح کر لی ہے مگر حقیقت میں صلح حدیبیہ دراصل فتح تھی، جس کا نتیجہ بعد میں ظاہر ہوا، دنیا کے ان واقعات کی تفصیل اگر ہم پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی حکمت ہی حکمت سمجھ میں آتی ہے اور انسان پکار اُٹھے گا رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے رب تو نے کوئی چیز بیکار بے مقصد نہیں بنائی)۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے جتنے احکام وقوانین دیئے ہیں ان میں بے انتہاء حکمتیں پوشیدہ ہیں، وہ احکام اور قوانین بندوں کے لیے ظلم اور ناانصافی اور مصیبت نہیں ہیں بلکہ رحمت ہی رحمت ہیں، چنانچہ اسلامی احکام کے وضو، غسل، طہارت، نماز، روزہ، زکوۃ، حج، سلام وملاقات، پردہ، نکاح، طلاق، دعوت، جہاد، والدین کی خدمت، بے حیائی وبے شرمی سے بچنا، حلال رزق کی کوشش، حقوق اللہ، حقوق العباد، حقوق نفس کی ادائی، وغیرہ وغیرہ میں بے انتہاء حکمتیں بھری ہوئی ہیں، اسی طرح اسلام نے جن جن چیزوں کو حرام کیا ہے، ان کے حرام کرنے میں بھی بے انتہاء حکمتیں بھری ہیں یہ دوسری بات ہے کہ بظاہر ہماری محدود عقل ان کی حقیقتوں اور مصلحتوں کو نہیں سمجھ سکتی اور بظاہر مصیبت اور تکلیف سمجھتی ہے، ہم ان کی یہاں زیادہ تفصیل بیان بھی نہیں کر سکتے، اس کے لئے ہماری کتاب ”تعلیم الایمان (رحمٰن اور رحیم) اللہ تعالیٰ کی رحمت کو سمجھنے کا طریقہ“ ضرور پڑھئے، غرض زندگی کے ہر شعبہ میں اسلام جو بھی حکم دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بے انتہاء حکمتوں اور دانائی سے بھرا ہوا ہے، انسانی عقل اس کی گہرائی کو سمجھ نہیں سکتی، رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے رب تو نے کوئی چیز بیکار بے مقصد نہیں بنائی)۔ اسی طرح دنیا کی زندگی میں انسان کو اگر آزادی اور اختیار نہ ہوتا اور وہ بھی دوسری مخلوقات کی طرح بندھے ہوئے قانون کے تحت زندگی گذارتا اور اسے اپنی مرضی اور چاہت سے برائی کو چھوڑنے نیکی کرنے کی قوت نہ دی جاتی تو وہ بھی دوسری مخلوقات کی طرح فطری عبادات کا عادی رہتا اور اس کے لیے ترقی اور بلندی اور اللہ تعالیٰ کی رضا ومحبت کو لوٹنے کے تمام راستے بند ہو جاتے، یہ تو اللہ تعالیٰ نے دنیا کو امتحان وآزمائش کی جگہ بنا کر

اور انسانوں کو اختیار و آزادی دے کر اپنی مرضی اور اختیار سے پسند اور چاہت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا موقع دیا ہے اس طرح انسانوں کے لیے بہت بڑی رحمت اور فضل کا معاملہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کی اس حکمت کو اگر انسان نہیں سمجھتا ہے تو وہ دنیا میں خوشی، غم، تندرستی و بیماری، موت وحیات اور تنگی اور آرام، نقصان اور ناکامی میں گمراہ ہو جاتا اور دنیا کو مصیبت سمجھتا ہے رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے رب تو نے کوئی چیز بیکار بے مقصد نہیں بنائی)۔ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں اور مصلحتوں کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر ناراضگی، ناامیدی اور بداخلاقی کا مظاہرہ کرتا ہے اسی طرح جو لوگ غیر اسلامی ماحول میں پیدا کیے گئے ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی یہ بہت بڑی حکمت ہے کہ وہ اپنی پسند چاہت سے اسلام کو قبول کریں اور ایمان والے بن جائیں اگر انھوں نے مرنے سے کچھ دیر قبل بھی ایمان قبول کر کے توبہ کر لی تو وہ دنیا ہی میں جنتی کا پروانہ حاصل کرلیں گے اور دوگنا ثواب کے حقدار بن جائیں گے اس کیلئے ایک انسان کو اپنے کنبے معاشرے، مال و دولت، عہدہ، کرسی سب ہی سے مقابلہ و مجاہدہ کرنا پڑتا ہے، غیر مسلموں کیلئے یہ بڑا قیمتی سودا ہے مگر ہے بڑا مشکل۔ اسی طرح ایمان والوں کو مسلم ماحول میں پیدا کر کے یہ حکمت و مصلحت رکھی گئی کہ وہ خود اپنی پسند سے اسلام کو پسند کریں اور غیر مسلم انسانوں کو اسلام کی دعوت دے کر حجت تمام کریں اگر وہ یہ کام کریں گے تو ان کی آخرت آسان ہو جائے گی اور ان کو بڑے بڑے درجات ملیں گے رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے رب تو نے کوئی چیز بیکار بے مقصد نہیں بنائی)۔

اسی طرح ایک انسان کے مرنے کے بعد فوراً فیصلہ نہ کرنے میں بھی اللہ تعالیٰ کی بے انتہاء حکمتیں پوشیدہ ہیں، اگر مرنے کے ساتھ ہی فیصلہ کر دیا جاتا تو انصاف نامکمل ہوتا اور ایک انسان نے جو نیکیاں کی ہیں اس کو اپنی نیکیوں کا پورا پورا ثواب نہ ملتا اور جو انسان گناہ کیا ہے اس کو گناہ کا پورا پورا بدلہ نہیں ملتا اس لئے کہ اپنی محنتوں سے اس نے جو کام گناہ اور نیکیوں کے دنیا میں چھوڑے ہیں وہ تو قیامت تک چلتے رہیں گے، مرنے والے کے عمل کا اثر قیامت کے دن ہی بند ہوگا، اس لئے فیصلہ اعمال کا اثر ختم ہونے کے بعد ہی کیا جانا عین انصاف ہے، اسی طرح جنت و دوزخ بھی انسانی اعمال کے بدلہ اور اجر کا پورا پورا انعام اور سزا ہے، اس لئے کہ دنیا میں ہر نیکی کرنے والے کو

اس کی نیکی کا اور ہر برائی کرنے والے کو اس کی برائی کا صحیح کامل اور پورا پورا بدلہ اور انعام نہیں ملتا، اس لئے جنت و دوزخ انصاف دلانے کی جگہ ہے رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (اے ہمارے رب تو نے کوئی چیز بیکار بے مقصد نہیں بنائی)۔ اس کے علاوہ صفاتِ الٰہی پر غور وفکر کرنے کیلئے ہماری دوسری کتابیں ضرور دیکھئے اور اپنے اندر شعوری ایمان بیدار کیجئے۔ دنیا کی اس زندگی میں اللہ تعالیٰ کسی کو بھی ذات کے اعتبار سے نظر نہیں آتا۔ اس نے اپنی پہچان کیلئے اپنی صفات کو مختلف چیزوں میں ظاہر کیا ہے اور کائنات کی چیزوں میں غور وفکر کرنے سے اس کی مختلف صفات نظر آتی ہیں اور اس کی پہچان ملتی ہے اس لئے بچوں کو بچپن ہی سے باغ کی سیر و تفریح یا تالاب، ندی، سمندر دیکھاتے وقت یا جانوروں کو دیکھاتے وقت یا ٹی وی پر ڈسکوری چینل دیکھائیں یا مختلف پھل پھلاری کھلائیں تو ساتھ ساتھ انھیں اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات ان چیزوں میں سمجھایئے مثلاً آم، کیلا، تربوزہ، قربوزہ کھاتے وقت انھیں غور کرایئے کہ اللہ تعالیٰ **خالق** ہے ایک ہی ہوا، پانی اور مٹی سے یہ پھل الگ الگ موسموں میں ہمارے لیے پیدا فرماتا ہے اس نے دنیا میں آم دینے کیلئے **خالق** ہونے کے ناطے آم کا درخت پیدا کیا۔ پھر ان کا خاص موسم مقرر کر کے گرما کے موسم میں ہمیں آم دیتا ہے اور وہ آم میں مختلف اقسام کے آم کے درخت الگ الگ بنائے کوئی رَس دار اور کوئی مغز دار، پھر وہ **مصور** ہونے کے ناطے ان کی صورتیں تمام پھلوں میں الگ رکھی اور ہرے سے پیلا کر دیتا ہے، جسے ہم دور سے دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں، پھر وہ رب ہونے کے ناطے آم میں طاقت، مزا، خوشبو پیدا کیا کچا اور پکا الگ الگ کھانے کے قابل بنا دیا اور اپنی **رحمت** سے ہمیں آم جیسی نعمت مزے لے لے کر کھانے کے قابل بنا دیا آم اور دوسرے میووں میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جانوروں کیلئے طرح طرح کے فائدے اپنی **حکمت** سے رکھ کر ہر سال پابندی کے ساتھ کھلا رہا ہے، چونکہ وہ **ودود** ہے اپنی مخلوقات سے محبت رکھتا ہے اس لیے وہ ہماری خاطر تواضع اس طرح کر رہا ہے اس پر ہم بار بار **الحمد للہ** کہتے ہوئے اس کا شکر ادا کریں۔

اس طرح مدارس کے اساتذہ خاص طور پر گاؤں کے ماحول میں درختوں، جانوروں، پہاڑوں، ندی نالوں کے قریب بچوں کو لے جا کر مشاہدہ کرا کر مختلف صفات پر اس طرح غور وفکر کرائیں۔ ہر روز اللہ کی مختلف صفاتی ناموں کا ورد کم سے کم گیارہ گیارہ مرتبہ خود بھی اور بچوں سے بلند آواز کے ساتھ کرایئے۔

بچوں کو اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام یاد دِلانے کی نظم

مولا تو اول ہے   مولا تو آخر ہے   مولا تو ظاہر ہے   مولا تو باطن ہے
ہر چیز پہ تیرا نور ہے

مولا تو رحمٰن ہے   مولا تو رحیم ہے   مولا تو کریم ہے   مولا تو حکیم ہے
ہر چیز کا تو والی ہے

مولا تو بصیر ہے   مولا تو خبیر ہے   مولا تو قدیر ہے   مولا تو نصیر ہے
ہر چیز کا تو والی ہے

مولا تو خالق ہے   مولا تو مالک ہے   مولا تو رب ہے   مولا تو حاکم ہے
ہر چیز پہ تیری قدرت ہے

مولا تو قہار ہے   مولا تو جبار ہے   مولا تو وہاب ہے   مولا تو غفار ہے
ہر چیز پہ تو محیط ہے

مولا تو مصور ہے   مولا تو متکبر ہے   مولا تو قادر ہے   مولا تو مقتدر ہے
ہر چیز پہ تو حاکم ہے

مولا تو غفور ہے   مولا تو شکور ہے   مولا تو ودود ہے   مولا تو معبود ہے
ہر چیز کا تو مالک ہے

مولا تو سمیع ہے   مولا تو بصیر ہے   مولا تو علیم ہے   مولا تو حلیم ہے
ہر چیز پہ تو قادر ہے

مولا تو رحمان ہے   رحمت تیری پہچان ہے
تجھ سے سب کی جان ہے   میرا یہ ایمان ہے

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ (البقرہ)

میرے بندو! تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد رکھوں گا، اور میرا احسان مانو اور ناشکری مت کرو۔

اسی طرح خاص جمعہ کی نماز کے بارے میں قرآن مجید میں ایمان والوں کو یہ تعلیم دی گئی ''جب تم جمعہ کی نماز ادا کرلو تو اپنے کام کاج کے لئے زمین میں پھیل جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اس حالت میں بھی اللہ کا خوب ذکر کرو پھر تم فلاح کی امید کر سکتے ہیں''۔ (جمعہ: ع ۲/۲)

اسی طرح حج کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے :

''پھر جب تم اپنے مناسک ادا کر کے فارغ ہو جاؤ تو اللہ کا ذکر کرو جیسے کے تم اپنے باپ دادوں کا ذکر کیا کرتے تھے، بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ اللہ کا ذکر کرو۔'' (بقرہ : ع ۲۵/)

ان آیات اور احکام کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی یاد پیدا کرنے کا دوسرا طریقہ

اسلام کی تعلیمات یہ ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے سکھائے ہوئے تمام کلمات کو اپنی گفتگو کی بنیاد بنائیں، اور ہر گفتگو اور کلام کو اللہ تعالیٰ کی تعریف، حمد، شکر، پاکی، بڑائی، عظمت، مدد اور بھروسہ کے ساتھ کریں اور اپنے آپ کو اس کا محتاج ظاہر کرتے ہوئے کلام کریں، اپنے بچوں کو بھی بچپن سے ان کلمات کے استعمال کا عادی بنائیں، اللہ تعالیٰ نے ہماری تربیت کے لئے ایک چھوٹی سی مثال قرآنِ مجید کے سورۂ کہف میں رکھی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ مشرکانِ مکہ کے سوالات کے جوابات دینے کے وعدہ میں **انشاء اللہ** کہنا بھول گئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطورِ خاص انشاء اللہ کے ساتھ وعدہ کرنے کی تلقین فرمائی، اس لئے ہمیں **بسم اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ، انشاء اللہ، ماشاء اللہ، انا للہ** اور **استغفر اللہ** کے الفاظ کو اپنی مختلف گفتگو اور کلام کے دوران اس طرح استعمال کرتے ہوئے بات کرنی چاہئے اور ایمان والے ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ کا تذکرہ اور ذکر کو اپنی گفتگو میں لانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے اور اپنے بچوں کو بھی بچپن ہی سے اس طرح بات کرنے کا عادی بنانا چاہئے اس سے ان میں بچپن ہی سے ایمان زندہ ہو کر ان کے دماغ پر اللہ کی یاد اور تذکرہ زندہ، باقی اور سلامت رہے گا۔

سُبْحَانَ اللّٰـہ (اللہ تعالیٰ پاک ہے)

- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر قسم کے شرک سے۔
- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر قسم کی خرابی سے۔
- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے مخلوقات کی طرح جسم رکھنے سے۔
- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے مخلوقات کی طرح ہاتھوں سے۔ وہ بغیر ہاتھ کے پکڑ سکتا ہے۔
- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے مخلوقات کی طرح آنکھوں سے۔ وہ بغیر آنکھ کے دیکھ سکتا ہے۔
- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے مخلوقات کی طرح کانوں سے۔ وہ بغیر کانوں کے سن سکتا ہے۔
- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے سانس لینے سے۔اس کو زندہ رہنے کیلئے سانس لینے کی ضرورت نہیں۔
- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے کھانا وغیرہ کھانے سے اور اس کو زندہ رہنے کیلئے غذا نہیں چاہئے۔
- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے نینداور اُونگھ سے۔اس کو نیند اور اُونگھ نہیں آتی۔
- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے بیٹے سے۔اس کے کوئی اولاد نہیں۔

- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے بیوی سے۔اس کو مخلوقات کی طرح بیوی کی ضرورت نہیں۔
- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے پیدائش سے اس کو پیدائش کی ضرورت نہیں۔
- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے موت سے۔اس کے لیے موت نہیں ہے۔
- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے مدد لینے سے۔اس کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں۔
- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے چیزوں کی محتاجی سے۔وہ بغیر اسباب کے سب کچھ بناتا ہے۔ وہ اسباب کا محتاج نہیں۔
- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر اس خرابی سے جس کو ہم جانتے ہیں۔
- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر اس خرابی سے جس کو ہم نہیں جانتے۔
- سُبْحَانَ اللّٰـہِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کس سے؟
- اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر قسم کے عیب، نقص اور زوال سے۔

دنیا میں جب بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شرک کرتا ہوا دیکھو یا شرکیہ بات سنو تو فورًا سُبْحَانَ اللّٰہ کہو۔اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ باپ، بیٹا، بیوی کا تذکرہ کرے تو فورًا سُبْحَانَ اللّٰہ کہو۔ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے تعلق سے نقص، عیب اور زوال، کی بات کہے تو فورًا سُبْحَانَ اللّٰـہُ کہو۔ اگر کوئی اللہ کا فوٹو، تصویر اور مورتی بنائے تو فورًا سُبْحَانَ اللّٰہ کہو۔اگر کوئی اللہ کو مجبور و محتاج بتائے تو فورًا سُبْحَانَ اللّٰہ کہو۔ یہ تمام باتیں ذہن میں رکھ کر سُبْحَانَ اللّٰـہ پڑھو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

ہر اچھے کام میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔

- اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے کیا بولا جائے؟
- اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بولا جائے۔
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے معنی کیا ہیں؟
- تمام تعریف اور شکر اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔

پیارے بچو! بہت سارے اچھے کام جب تم کر چکو۔ اور ان کے بارے میں تم سے کوئی سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے جواب دو۔ مثلاً کوئی سوال کرے کہ :

- کیا آپ نے صبح قرآن مجید کی تلاوت کی؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) میں نے صبح قرآن مجید کی تلاوت کی ہے۔
- کیا آپ نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی ہے؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) میں نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی ہے۔
- کیا آپ روزہ سے ہیں؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) میں روزہ سے ہوں۔
- کیا آپ قرآن کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) میں قرآن کی تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔
- کیا آپ کھانا کھا چکے ہیں؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) میں کھانا کھا چکا ہوں۔
- کیا آپ پانی پی چکے ہیں؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) میں پانی پی چکا ہوں۔
- کیا آپ دودھ پی چکے ہیں؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) میں دودھ پی چکا ہوں۔

- کیا آپ چائے پی چکے ہیں؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) میں چائے پی چکا ہوں۔
- کیا آپ ہوم ورک کر چکے ہیں؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) میں ہوم ورک کر چکا ہوں۔
- کیا آپ مٹھائی کھا چکے ہیں؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) میں مٹھائی کھا چکا ہوں۔
- کیا آپ موز (کیلا) کھا چکے ہیں؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) میں موز کھا چکا ہوں۔
- کیا آپ خیریت سے ہیں؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) میں خیریت سے ہوں۔
- آپ کا مزاج کیسا ہے؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) میرا مزاج اچھا ہے۔
- آپ کے سر کا درد ختم ہو گیا؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) میرے سر کا درد ختم ہو گیا۔
- کیا آج آپ مدرسہ گئے؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) میں آج مدرسہ جا کر آیا ہوں۔
- آپ کے ابا کیسے ہیں؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) میرے ابا اچھے ہیں۔
- آپ کے والد کے کاروبار کیسے چل رہے ہیں؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) والد کے کاروبار اچھے چل رہے ہیں۔
- کیا آپ امتحان میں کامیاب ہو گئے؟
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) میں امتحان میں کامیاب ہو چکا ہوں۔

- چھینک آنے اور پانی پینے کے بعد کس کا شکر ادا کیا جائے؟
- چھینک آنے اور پانی پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔
- جب تم کوئی خوبصورت پھول یا خوشبودار پھول دیکھو یا سونگھو تو فوراً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو کیونکہ خوبصورت پھول یا خوشبودار پھول کے بنانے کا کمال وقدرت سوائے اللہ کے کسی کو نہیں یہ صرف اللہ تعالیٰ کا کمال ہے وہی تعریف کے لائق ہے۔
- جب تم پھلوں اور اناج میں مزہ، خوشبو لذت محسوس کرو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو کیونکہ پھلوں اور اناج میں مزہ اور لذت اور خوشبو پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا کمال ہے اس کے سوا کوئی دوسرا یہ نہیں کر سکتا اس لیے اللہ ہی تعریف کے لائق ہے۔
- جب تم کسی انسان کو اچھے کام کرتا ہوا یا اچھی باتیں سمجھاتا ہوا دیکھو اور سنو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو اس لیے کہ یہ سب اللہ کا کمال ہے۔
- جب تم خوبصورت رنگین پرندوں، چرندوں اور دوسرے جانوروں میں مختلف خوبیاں اور کمالات دیکھو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو اس لیے کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا کمال ہے جو ان میں خوبصورتی، رنگ اور خوبیاں رکھی ہیں، وہی تعریف کے لائق ہے۔
- جب تم آسمان پر حسین نظارے یا زمین پر مختلف باغات، پہاڑ، سمندر، دریا دیکھو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو اس لیے کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کمال ہے، ایسی قدرت والا کوئی نہیں۔
- جب تم مختلف ممالک کے مختلف انسانوں کے علیحدہ علیحدہ چہرے، مزاج اور بولی بولتا ہوا دیکھو سنو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو اس لیے کہ یہ انسانوں کا نہیں اللہ کی قدرت کا کمال ہے وہی تعریف کے لائق ہے۔

اِنْشَاءَ اللّٰہ (اگر اللہ نے چاہا)

پیارے بچو! اسلام ہم مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ جب بھی ہم کسی سے اچھے کاموں کا وعدہ کریں تو "اِنْشَاءَ اللّٰہُ" کہہ کر اللہ تعالیٰ کے بھروسہ اور اللہ کی مدد پر کیا کریں۔ مثلاً اگر تم سے کوئی شخص کسی طرح کا وعدہ لے تو تم بغیر "اِنْشَاءَ اللّٰہُ" کہے وعدہ مت کرو اور وعدہ کرنے کے بعد اس وعدے کو ضرور پورا کرو۔ یا پھر وعدہ ہی مت کرو۔ مثلاً

- آپ میری تلگو کی کتاب کب تک واپس کریں گے؟
- "اِنْشَاءَ اللّٰہُ" (اللہ نے چاہا تو) میں آپ کی تلگو کی کتاب دو روز میں واپس کروں گا۔
- کل آپ میرے گھر کس وقت آرہے ہیں؟
- "اِنْشَاءَ اللّٰہُ" (اللہ نے چاہا تو) میں آپ کے گھر شام چار بجے آؤں گا۔
- کیا آپ کل اسکول آرہے ہیں؟
- "اِنْشَاءَ اللّٰہُ" (اللہ نے چاہا تو) میں کل اسکول آرہا ہوں۔
- کیا آپ اسکول کے سالانہ جلسہ میں تقریر کریں گے؟
- "اِنْشَاءَ اللّٰہُ" (اللہ نے چاہا تو) میں اسکول کے سالانہ جلسہ میں تقریر کروں گا۔
- آپ فیس کب لائیں گے؟
- "اِنْشَاءَ اللّٰہُ" (اللہ نے چاہا تو) میں فیس چار تاریخ تک لاؤں گا۔
- کیا آپ تعطیلات میں گاؤں جا رہے ہیں؟
- "اِنْشَاءَ اللّٰہُ" (اللہ نے چاہا تو) میں تعطیلات میں گاؤں جا رہا ہوں۔
- آپ میرے پیسے کب تک واپس کریں گے؟
- "اِنْشَاءَ اللّٰہُ" (اللہ نے چاہا تو) میں آپ کے پیسے ایک ہفتہ میں واپس کروں گا۔
- کیا آپ کل سے نماز کی پابندی کریں گے؟
- "اِنْشَاءَ اللّٰہُ" (اللہ نے چاہا تو) میں کل سے نماز کی پابندی ضرور کروں گا۔
- کیا آپ کل روزہ رکھیں گے؟
- "اِنْشَاءَ اللّٰہُ" (اللہ نے چاہا تو) میں کل روزہ رکھوں گا۔
- آپ کب تک جواب دیں گے؟
- "اِنْشَاءَ اللّٰہُ" (اللہ نے چاہا تو) میں کل شام تک جواب دوں گا۔
- آپ اپنے سفر سے کب تک واپس آرہے ہیں؟
- "اِنْشَاءَ اللّٰہ" (اللہ نے چاہا تو) میں ایک مہینے کے بعد اپنے سفر سے واپس آجاؤں گا۔

(مسلمان اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اللہ کو یاد کرتا رہتا ہے۔)

جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا

پیارے بچو! ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں یہ بات سکھائی گئی ہے کہ اگر کوئی تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے، تمہاری مدد کرے، یا تم پر کچھ احسان کرے تو تم اس کو یہ دعا دو۔ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا

- جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا کا کیا مطلب ہے؟
- جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا اللہ تعالیٰ تم کو اس کا بہتر بدلہ دے یا بہتر انعام دے یا بہتر اجر دے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔
- اگر آپ کے والد آپ کو مٹھائی دیں تو آپ ان کو کونسی دعا دیں گے؟
- جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا (اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر انعام دے)۔
- اگر آپ کے والد آپ کو اسکول جاتے وقت جیب خرچ دیں تو آپ ان کو کونسی دعا دیں گے؟
- جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا (اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر بدلہ دے)۔
- اگر آپ کے والدین آپ کے لئے کپڑے بنائیں تو آپ ان کو کونسی دعا دیں گے؟
- جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا (اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر بدلہ دے)۔
- اگر آپ کا دوست آپ کو اپنی موٹر سیکل پر بیٹھا کر آپ کے گھر چھوڑ دے تو آپ اس کو کونسی دعا دیں گے؟
- جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا (اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر بدلہ دے)۔
- اگر کوئی آپ کو دین کی باتیں سکھائے تو آپ اس کو کونسی دعا دیں گے؟
- جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا (اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر بدلہ دے)۔
- اگر کوئی آپ کو اچھا مشورہ دے تو آپ اس کو کونسی دعا دیں گے؟
- جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا (اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر اجر دے)۔
- اگر کوئی آپ کے ساتھ پیار محبت کرتے ہوئے آپ کو کوئی چیز تحفہ میں دے تو آپ اس کو کونسی دعا دیں گے؟
- جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا (اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر اجر دے)۔

- اگر آپ کو کوئی پانی پلائے تو آپ اس کو کونسی دعا دیں گے؟
- جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا (اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر اجر دے)۔
- آپ کے بیمار ہونے پر آپ کی امی دیکھ بھال، خدمت کریں تو آپ ان کو کونسی دعا دیں گے؟
- جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا (اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے)۔
- آپ کے ابا آپ کو بخار آنے پر ڈاکٹر کے پاس لے جائیں تو آپ ان کو کونسی دعا دیں گے؟
- جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا (اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر انعام دے)۔
- اگر آپ کا دوست آپ کو بازار سے سودا خرید کر لانے کے لئے اپنی سیکل دے تو آپ واپس کرتے وقت کونسی دعا دیں گے؟
- جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا (اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر اجر دے)۔
- اگر کوئی آپ کو لکھنا پڑھنا سکھائے تو آپ اس کو کونسی دعا دیں گے؟
- جَزَاکَ اللّٰہُ خَیۡرًا (اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا عمدہ بدلہ عطا فرمائے)۔
- یہ دُعا کس انسان کو دی جائے گی؟
- یہ دُعا صرف مسلمان کو دی جائے گی۔
- اعمال کا انعام انسان کو کب ملتا ہے؟
- اعمال کا انعام انسان کو ایمان لانے کے بعد ہی ملتا ہے۔

(مسلمان ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی ظاہر کرتا ہے۔)

مَاشَاءَ اللّٰہ (اللہ نے چاہا)

پیارے بچو ! اگر تم کوئی پھول، حسین نظارہ یا خوبصورت خوشبودار پھل کو دیکھو تو فوراً کہو۔ مَاشَاءَ اللّٰہ یعنی اللہ نے چاہا تب ہی تو پھول پھل اور حسین نظارہ بنا، غیر مسلم ان چیزوں کو دیکھتے ہی چیزوں میں گم ہو جاتا ہے اور مسلمان ان چیزوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں گم ہو جاتا ہے۔

- اگر تم کسی خوبصورت طاقتور اور اونچے قد کے انسان یا بچے کو دیکھو تو فوراً کہو مَاشَاءَ اللّٰہ یعنی اللہ تعالیٰ نے چاہا تب ہی انسان خوبصورت بنا۔ غیر ایمان والا دنیوی چیزوں میں دیوانہ ہو جاتا ہے اور ایمان والا خدا کا دیوانہ ہو جاتا ہے۔

- اگر آپ کوئی خوبصورت پرندے یا چرندے یا چوپائے کو دیکھو تو فوراً کہو مَاشَاءَ اللّٰہ یعنی اللہ تعالیٰ نے چاہا تب وہ جانور خوبصورت بنا، وہ کمال جانور کا نہیں اللہ کا ہے۔
- اگر کسی سے کوئی اچھی خبر آئے یا کامیابی کی خبر ملے یا کسی چیز میں فتح ہو یا کوئی بڑے خوفناک حادثے سے بچ جائے یا کوئی زبردست نقصان سے بچ جائے تو کہو مَاشَاءَ اللّٰہ یعنی اللہ تعالیٰ نے چاہا تب ہی کامیابی اور فتح ملی۔ خوفناک حادثے سے بچ گئے یا نقصان سے بچ گئے۔
- اگر کسی کے کاروبار اچھے چل رہے ہوں یا کسی کو اپنے کھیت سے خوب فصل آنے کی اطلاع ملے یا کسی کو نفع خوب ملنے کی اطلاع ملے تو فوراً کہو۔ مَاشَاءَ اللّٰہ یعنی اللہ نے چاہا اس لئے خوب فصل آئی اور نفع ہوا۔
- اگر کسی کو اولاد نصیب ہو اور وہ کہے کہ مجھے اتنی اولاد ہے یا کوئی کہے کہ مجھے بہت اچھا سسرال اور بیوی ملی یا والدین اپنی اولاد کی تعریف کریں تو سنتے ہی کہو مَاشَاءَ اللّٰہ یعنی اللہ نے چاہا اس لئے اولاد یا سسرال اچھا ملا یا اولاد نصیب ہوئی۔
- اگر کوئی لڑکا لڑکی اچھے ذہین ہوں یا بہت اچھے پڑھتے لکھتے ہوں یا کوئی کسی فن میں ماہر ہو یا کوئی اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرے تو کہو مَاشَاءَ اللّٰہ یعنی اللہ نے چاہا اس لئے وہ ذہین بنا اور ہنر میں ماہر ہوا یا اچھے اخلاق والا بنا۔
- اگر کوئی بچہ اسلام کی پابندی کر رہا ہو تو کہو مَاشَاءَ اللّٰہ یعنی اللہ نے چاہا اس لئے اس کو دین کی سمجھ ملی۔
- اگر کوئی لوگوں کی مدد کر رہا ہے تو کہو مَاشَاءَ اللّٰہ یعنی اللہ نے چاہا اس لئے وہ مدد کر رہا ہے۔
- اگر کوئی اچھی تقریر یا درس دیا ہو یا اچھی قرأت پڑھی ہو تو فوراً کہو مَاشَاءَ اللّٰہ یعنی اللہ نے چاہا اس لئے درس دیا اور اچھی قرأت پڑھی۔
- اگر کوئی وعظ و نصیحت عمدہ کرے یا استاد کسی مضمون کو اچھا پڑھائے سمجھائے کوئی عمدہ کتاب پڑھنے کو ملے تو فوراً کہو مَاشَاءَ اللّٰہ، اللہ نے چاہا اس لئے تقریر یا استاد یا کتاب اچھی ملی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

(بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں)

ہر وہ چیز جو مصیبت کی ہو، غم کی ہو، پریشانی کی ہو یا موت کی ہو یا نقصان کی ہو، تکلیف کی ہو ان تمام باتوں پر " اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ " کہنا چاہئے، عام طور پر لوگ صرف کسی کی موت کی اطلاع ملنے پر یہ کلمات پڑھتے ہیں۔ دنیا چونکہ امتحان اور آزمائش کی جگہ ہے اور اس امتحان گاہ میں انسانوں پر مختلف حالات آتے ہیں ان حالات میں تکلیف اور پریشانیوں کے حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا ہوگا اور ان حالات پر اللہ تعالیٰ سے راضی ہوتے ہوئے یہ کلمات اپنی زبان سے ادا کرتے ہوئے اس بات کا گویا اظہار کرنا ہے کہ یہ سب امتحان والے حالات ہیں ہم تو بس اللہ ہی کے ہیں اور ایک دن اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ان حالات پر جزا تو اللہ ہی دیں گے۔ دنیا کے جزا اور نقصان کی کوئی اہمیت نہیں۔

- اگر کسی کو اپنے امتحان میں ناکام ہو جانے کی اطلاع ملے تو فوراً اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہو۔
- اگر کوئی مرنے کی یا بڑے حادثے کی اطلاع ملے تو فوراً اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہو۔
- اگر کسی کو نقصان ہو جائے یا کوئی ٹھوکر بھی لگے تو فوراً اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہو۔
- اگر چراغ یا بجلی بجھ جائے اور اندھیرا ہو جائے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہو۔
- اگر دوکان یا مکان میں چوری ہو جائے تو فوراً اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہو۔
- اگر کوئی چیز گم جائے تو فوراً اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہو۔

سیڑھیوں پر چڑھتے اترتے وقت

اسی طرح احادیث میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ بلندی پر یا سیڑھیوں پر یا موجودہ زمانے میں لفٹ پر اوپر جاتے ہوئے اللّٰہ اکبر. اللّٰہ اکبر. اللّٰہ اکبر. کے کلمات اپنی زبان پر ورد کرتے رہو، یعنی چاہے ہم کتنی ہی بلندی پر چلے جائیں بلند ہو جائیں حقیقت میں اللہ تعالیٰ بڑے ہیں

اور ہر چیز میں بڑے اور برتر ہیں مخلوق بڑی نہیں بن سکتی ہم بڑے نہیں بن سکتے، اسی طرح ہم کو چاہیے بلندی سے نیچے اور سیڑھیوں سے اترتے وقت یا لفٹ سے نیچے آتے ہوئے سبحان اللہ. سبحان اللہ. سبحان اللہ کے کلمات ادا کرتے رہیں یعنی ہم مخلوق ہیں پستی میں ہم آسکتے، نیچے ہم آسکتے ہیں گر سکتے ہیں مگر اللہ پستی سے پاک ہے نیچے ہونے اور گرنے سے پاک ہے اس کا مقام اور مرتبہ نیچا نہیں ہوسکتا وہ ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک ہے۔

اللہ کو یاد کرنے اور بندگی وعبدیت کا اظہار کرنے کی بہترین شکل

اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی ایک شکل اور بہترین شکل یہ بھی ہے کہ انسان ہر کام اور عمل پر حضور ﷺ کی سکھائی ہوئی مسنون دعاؤں کو پڑھتا رہے۔اس سے ایک طرف ہر کام میں اللہ یاد رہے گا اور دوسری طرف اللہ کی مدد ساتھ رہے گی۔

غذائیں کھانے میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا طریقہ

مثلاً کھانا، چائے، پانی، میٹھائی، شربت، یا اور کوئی میوہ کھانے سے پہلے، اللہ تعالیٰ کے تذکرے اور یاد کے ساتھ کھاؤ اور یہ کلمات ادا کرو۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر شروع کیا یا اور کوئی دعا پڑھو یا اگر شروع میں بِسْمِ اللّٰہُ کہنا بھول گئے تو یاد آنے پر "بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ" میں نے اس کے اول و آخر میں اللہ کا نام لیا۔ اس دعا کے پڑھانے سے پہلے بچوں کو اس طرح سمجھا کر ان کا ذہن اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرائیے تاکہ وہ اپنے اندر ایمان اور اللہ کی پہچان کے ساتھ کوئی چیز کھا پی سکیں۔

پیارے بچو! تم جو غذا کھا رہے ہو اس میں چاول گیہوں کی مدد سے روٹی اور چاول تیار کیے گئے اور ترکاریوں اور گوشت تیل پیاز کے ذریعہ سالن تیار کیا گیا، کھانا اور سالن دونوں چیزوں کو پانی کے ذریعہ تیار کیا گیا، اب ذرا غور کرو تمہارے مالک اور پروردگار نے جو ہماری ہر ضرورت کو پورا کرتا ہے چاول، گیہوں ترکاری اور میوے پیدا کرنے کیلئے کتنی چیزوں کو اس خدمت میں لگایا۔اللہ تعالیٰ نے ابر سے پانی برسا کر کھیتوں کو زرخیز بنایا، سورج اور چاند کی روشنی اور گرمی سے پودوں اور درختوں کے

پھلوں کو تیار ہونے اور پکنے کے قابل بنایا، پانی اور ہوا کے ذریعہ ان کو حیات دی پھر زمین کو اس قابل بنایا کہ وہ اپنی چھاتی پر چاول، گیہوں، اور ترکاریوں اور پھلوں کے پودوں کو سہارا دے کر ان کو پھل اور اناج دینے کے قابل بنایا، ان چیزوں کی زراعت کے لئے کسان کو ہل چلا کر محنت کرنا پڑتا ہے پھر یہ تمام چیزیں گاؤں کے کھیتوں میں تیار ہو کر لاریوں اور ٹرکوں کے ذریعہ شہروں کو منتقل کی جاتی ہیں، پھر شہروں میں بڑی بڑی مارکٹ کے ذریعہ ہمارے گھروں تک آتی ہیں، برسات کی کمی ہو جائے یا پھل تیار ہو جانے کے بعد کیڑوں کے حوالے ہو جائیں تو پھر وہ ہم کو کہاں سے ہاتھ آسکتے تھے یا سیلاب اور طوفان آکر فصلیں تباہ ہو جائیں تو ہم کو غذا کیسے اور کہاں مل سکتی تھی؟ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے کہ اس نے ہمیں ان تمام چیزوں کو خدمت میں لگا کر ہمارے اور ہمارے جانوروں کے لئے یہ غذائیں تیار کرتا اور پوری حفاظت کے ساتھ ہم تک پہنچا رہا ہے۔

پھر چونکہ انسان، چاول، گیہوں اور ترکاریاں بغیر پکائے نہیں کھاتا اس لئے ان کے پکانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے لکڑی، آگ، اور گیاس اور گیاس کا تیل پیدا فرمایا، انسان ان کو آگ پر پکا کر بھون کر کھاتا ہے، ورنہ اگر وہ جانوروں کی طرح بغیر پکائے کھالیتا تو اس کے معدہ اور پیٹ کا برا حال ہوتا۔ اور اس کو کھانے میں مزہ بھی نہ آتا، گوشت انڈے اور مرغی کو آخر انسانوں کی غذا کس نے بنایا؟ کیا بات ہے کہ چڑیا، کبوتر اور مینا تین چار مہینوں میں دو انڈے دیتے ہیں مگر مرغی ہر دس دس پندرہ پندرہ دن کے فرق سے مسلسل انڈے ہی انڈے دیتی رہتی ہے، یہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کیلئے غذاؤں کا انتظام کیا گیا ہے، پھر جتنی چیزیں انسان کھاتا ہے چاہے وہ پودے اور جانور کیوں نہ ہوں اللہ تعالیٰ نے ان کی پرورش کیلئے مختلف چیزیں پیدا فرمائیں۔اس لئے اگر انسان ان تمام غذاؤں کے استعمال سے پہلے مالک کو یاد نہ کرے اور مالک کی پرورش کا اعتراف نہ کرے تو یہ نمک حرامی اور غداری ہوگی۔ایک ایمان والا بندہ تمام غذاؤں کو استعمال کرتے وقت ان کو اللہ تعالیٰ کی ملکیت سمجھتا اور اس کے پرورش کا اعتراف کرنے کیلئے صرف اسی کا نام لے کر کھاتا ہے، اور مالک کو نہیں بھولتا، اور کھانے کے بعد مالک ہی کا شکر بھی ادا کرتا ہے، وہ جانتا ہے کہ بغیر مالک کی رضا اور مدد کے اس کی بھوک مٹ نہیں سکتی، اس کے کھانے میں برکت نہیں ہوسکتی، اس لئے وہ کھانے سے

پہلے مالک سے اپنے کھانے میں برکت کی دعا کے ساتھ اور مالک کا نام لے کر اپنا کھانا شروع کرتا اور کھانے کے بعد ان کلمات کو ادا کر کے اس کا شکر بجالاتا ہے۔

" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ "

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان (اطاعت گذار) بنایا۔

غیر مسلم ایمان کے نہ ہونے کی وجہ سے ان تمام چیزوں کو غیر اللہ کی ملک سمجھتا ہے اور غیر اللہ کا نام لے کر کھاتا ہے۔ حدیث میں تعلیم دی گئی کہ اگر انسان غفلت کے ساتھ کھانا کھائے اور بِسْمِ اللّٰہُ نہ پڑھے تو شیطان بھی کھانے میں شریک ہوجاتا ہے،(مشکوۃ) اور کھانا کھانے کے شروع " بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہُ " اور ختم کی دعا پڑھ لیں تو اس کھانے کا حساب نہ ہوگا۔ (حصن عن الحاکم) اس لئے کسی بھی چیز کے کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کو نہ بھولو۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے کھانا ایمانداری ہے۔

ایمان والا ان سب چیزوں کو ذہن میں رکھ کر کھاتے وقت بار بار اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ کے الفاظ کہہ کر یہ اقرار کرتا ہے کہ تعریف اور شکر کے لائق اللہ ہی ہے۔

مہمان نوازی پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا طریقہ

پیارے بچو! تمام مخلوقات میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں ہی کو یہ ادب اور تہذیب سکھائی ہے کہ وہ اپنے بھائی، رشتہ داروں اور دوستوں کا اکرام کر کے ان کی ضیافت کریں، یہ طریقہ صرف انسانی تہذیب میں ہے اس سے آپس میں محبت اور صلہ رحمی پیدا ہوتی ہے اور تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔ ذرا غور کرو اگر کوئی انسان آپ کو ضیافت کے لیے اپنے گھر بلائے اور بہترین غذاؤں، میٹھوں اور میوؤں شربتوں کے ذریعہ آپ کی ضیافت کرے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے لیے بہت بڑی عزت واکرام ہے، جانور کبھی ایک دوسرے کی ضیافت نہیں کرتے۔

یہ تو اللہ تعالیٰ دوسرے انسان کے دل میں آپ کی محبت ڈال کر آپ کی ضیافت اور اکرام کروا رہا ہے، ایسے وقت میں اسلام ایک مہمان کو اپنے میزبان کے ساتھ بے حسی اور خودغرضی سے دور رکھ کر اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

" اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ ".

ترجمہ : اے اللہ تو نے جو کچھ ان کو دیا ہے اس میں برکت فرما اور ان کو معاف فرما اور ان پر رحم فرما۔

" اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَّنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ "

ترجمہ : اے اللہ جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔

تاکہ اپنے محسن کی ضیافت کا اعتراف بھی ہو اور اس کے لئے رزق میں اضافہ کی اور اس کی مغفرت کی دعا بھی ہوجائے، غیر مومن غافل بن کر کھاتا، خدا کے بجائے غیر خدا کو یاد کرتا ہے اور کسی دوسرے کے دسترخوان پر کھانا کھائے تو اس کے رزق میں اضافے اور مغفرت کی دعا بھی اللہ تعالیٰ سے نہیں کرتا، مومن ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتا ہے۔

دودھ پی کر دعا اس طرح کرو

پیارے بچو ! دودھ دراصل جانوروں کے بچوں کی غذا ہوتی ہے، مگر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ وہ جانوروں میں اتنا زیادہ دودھ پیدا کرتا ہے کہ وہ جانوروں کے بچوں کے پینے کے باوجود ختم نہیں ہوتا، گویا اللہ تعالیٰ وہ دودھ انسانوں کے بچوں کے لئے بھی پیدا فرما رہا ہے، دودھ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اور انسانوں کے بچے اسے شوق سے اور مزے لے لے کر پیتے ہیں، اس لیے پیارے بچو! دودھ کی اس نعمت کو پی کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اللہ سے غافل مت بنو۔

" اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ "

ترجمہ : اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور ہم کو اور زیادہ دے۔(ترمذی)

ذرا غور کرو! دودھ اگر پینے کے بعد ہضم نہ ہونے پائے، یا قے اور الٹی ہوجائے یا جسم کو نہ بھائے یا اندر کوئی خرابی پیدا کردے تو ہم کیا کرسکتے ہیں؟ دودھ کے پینے کے بعد وہ ہمارے لیے طاقت وقوت کا ذریعہ بنے اور ہماری بھوک مٹے تو یہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں برکت ہے اس لئے دودھ پی کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہوگا۔

بیت الخلاء سے فارغ ہونے پر

انسان کی ایک بہت بڑی ضرورت یہ ہے کی اس کے جسم میں غذائیں اور پانی جائے اور جسم کے لیے جتنا مفید ہو وہ خون اور گوشت وغیرہ بن جائے اور باقی پیشاپ پاخانہ سے باہر نکل جائے غذاؤں اور پانی کا اندر جانا ایک بہت بڑی نعمت ہے اور اندر سے پھر باہر نکلنا بھی بہت بڑی نعمت ہے، پیارے بچو! ذرا غور کرو اگر کسی انسان کا پیشاپ باہر نکلنے سے رک جائے تو اس کو کتنی پریشانی ہوتی ہے یا اگر پاخانہ نہ آئے تو وہ کتنا پریشان ہو جاتا ہے، پیشاپ پاخانہ مسلسل اپنے اپنے وقتوں میں باہر نکلنے سے انسان سکون اور چین کے ساتھ رہتا ہے۔ ورنہ اس کے لیے داؤوں کا استعمال کرنا پڑتا ہے اس لئے بول و براز سے فارغ ہو کر ایک ایمان والا بندہ اپنے مالک کا شکر ادا کرتے ہوئے مالک کو ان الفاظ میں یاد کرتا ہے : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (مشکوٰۃ) سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

(حقیقت ہے کہ ہماری ساری تکالیف کو دور کرنے والا سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی دوسرا نہیں)۔

بیت الخلاء میں جانے سے پہلے خدا کی پناہ مانگنا

دنیا میں انسان کو اچھی صحبت ہی سے اچھی زندگی ملتی ہے اور خبیث صحبت اور اثرات سے مصیبت اور پریشانی آتی ہے، گندی جگہوں پر خبیث اور برے اثرات آسکتے ہیں اگر ایک انسان بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ کہے تو شیطان کی آنکھوں اور انسان کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ پڑ جاتا ہے، اور وہ دیکھ نہیں سکتا، اس لئے ایک مومن بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے کیلئے یہ دعا پڑھتا ہے : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

علم حاصل کرنے کیلئے بچے کو علم کی اہمیت اور اس کے فائدے کو بتلایئے اور سمجھایئے کہ اسلام کتابی مذہب ہے، جو لوگ علم سے دور ہوتے ہیں وہ ناکارہ اور بیکار ہوتے ہیں، دنیا میں انسان کیلئے علم اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے اس لئے وہ ہر قسم کا اچھا علم حاصل کرے اور بار بار بچے کو اللہ تعالیٰ سے اپنے علم کے بڑھانے کیلئے اس دعا کا عادی بنایئے :

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کَثِیْرًا ، اے میرے رب میرے علم کو زیادہ کردے۔

انھیں سمجھایئے کہ فرشتوں اور دوسری مخلوقات میں انسان کو جو فضیلت اور برتری اور اعلیٰ مقام ملا وہ علم ہی کی بدولت ملا، دنیا میں آج وہی لوگ برتری اور طاقت رکھتے ہیں جو علم حاصل کرتے ہیں، علم ہی کی وجہ سے انسان کے افکار، خیالات اور اخلاق درست ہوتے ہیں، اور علم ہی کی وجہ سے وہ دنیا کے مختلف شعبوں کو سنبھال سکتا ہے اور انسانوں کی مدد کر سکتا ہے، تمام پیغمبر علم ہی کی روشنی میں انسانوں کو سیدھے راستے کی دعوت دیتے تھے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ بھی قرآنِ مجید علم ہی ہے، جتنا زیادہ علم سیکھو گے اتنا ہی دین کو اچھے انداز سے سمجھ سکو گے اور سمجھا سکو گے۔

اللہ تعالیٰ کی یاد کو اپنے اندر پیدا کرنے کی سب سے بڑی شکل

دنیا میں سوائے اسلام کے کوئی مذہب انسان کے زندگی کے ہر شعبہ پر نظر نہیں رکھتا، اسلام انسانوں کو زندگی کے شعبہ میں اللہ تعالیٰ کی عبدیت و بندگی کروانا چاہتا ہے اور کڑی نظر رکھتا ہے دوسرے مذاہب صرف مذہب کو جان لینے ہی کی حد تک مطالبہ کرتے اور اپنے ماننے والوں کو کھلی چھوٹ دے دیتے ہیں، کہ وہ جیسا چاہے زندگی گزاریں، اسلام اپنے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد اور تذکرہ کو باقی رکھنے اور ایمان کو زندہ اور سلامت رکھنے اور تازہ رکھنے کے لئے ایمان والوں کو زندگی کے تمام شعبوں میں اللہ تعالیٰ کے احکام پر حضور ﷺ کی نقل میں پیروی کرنے کا سختی سے حکم دیتا ہے، اور بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کو قائم کرنے کا سب سے بڑا طریقہ پانچ وقت کی نماز ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ، میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔ (سورۂ طٰہٰ: آیت ۱۴، پارہ ۱۶)

پھر نماز کے بقدر زندگی کے تمام شعبوں میں اللہ تعالیٰ کے احکام کو پورا کرنے کیلئے حضور ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے زندگی گزارنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے گا، اس پر غفلت طاری نہیں ہوگی اور انسان جتنا زندگی کے کاموں میں حضور ﷺ کی اتباع سے دور ہوتا جائے گا، اس میں غفلت پیدا ہو جائے گی، اس لئے ضروری ہے کہ دن رات کے تمام کاموں میں حضور ﷺ کے طریقوں پر زندگی گزاری جائے تب ہی انسان ۲۴ گھنٹے اللہ تعالیٰ کی یاد کے ساتھ زندگی گزار سکتا ہے۔

ویسے ذکرِ الٰہی اپنے وسیع معنی کے لحاظ سے، نماز، تلاوتِ قرآن اور دعا و استغفار، اللہ کی پاکی اور بڑائی بیان کرنا، اس کی عظمت و کبریائی بیان کرنا، اس کے مختلف صفات بیان کرنا اور ان کا دھیان کرنا سب کچھ ذکر اللہ میں شامل ہے۔ ایک روایت میں ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ زمین کے وہ حصے جہاں اللہ کا ذکر اس کی عبادت ہوتی ہے آسمان والوں یعنی فرشتوں کو ویسے ہی نظر آتے ہیں جیسے ہم کو آسمان کے ستارے۔

کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح، پاکی اور بڑائی بیان کر رہی ہے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ (سورۂ نور: آیت/۴۱، پارہ/۱۸)

ترجمہ: کیا آپ کو معلوم نہیں ہوا کہ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سب جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور خاص طور پر پرندے جو پر پھیلائے اڑتے پھرتے ہیں سب کو اپنی اپنی دعا اور تسبیح معلوم ہے۔

اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ کائنات کا ذرّہ ذرّہ اللہ تعالیٰ کی پاکی اور بڑائی کرتا ہوا اور اپنی اپنی طرح کی نماز پڑھتا ہوا زندگی گذار رہا ہے مگر ہم ان کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے۔ آسمانوں کی تمام جگہ فرشتوں کی عبادت اور تسبیح کرنے سے بھری پڑی ہے کوئی ذکر میں ہے کوئی سجدہ میں اور رکوع میں اور کوئی قاعدے اور طواف میں ہے اسی طرح زمین پر تمام مخلوقات سوائے انسان اور جن کے کوئی رکوع اور کوئی قاعدے اور کوئی سجدہ اور کوئی قیام میں ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو اسی حالت میں پیدا کیا۔ حدیث میں ہے کہ بہتا پانی اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہے جب وہ ٹھہر جاتا اور ہلتا نہیں تو تسبیح بیان نہیں کرتا اور سڑ جاتا ہے، صاف ستھرا کپڑا اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہے جب وہ میلا ہو جاتا ہے تو تسبیح بند کر دیتا ہے۔ ہرا درخت جب تک تازہ رہتا ہے اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہے جب تسبیح بند کر دیتا ہے تو سوکھ جاتا ہے۔ تمام چرندے پرندے اپنی اپنی بولی میں اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں پرندے ان سے بات کرتے تھے۔ قرآن نے ہدہد اور چیونٹیوں کے واقعات پیش کیے۔ ہواؤں کو وہ حکم دیتے تھے۔ حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

شہادت کنکریوں نے ابوجہل کے ہاتھ میں کلمہ پڑھ کر دی۔ درختوں اور پتھروں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنا ثابت ہے۔ اونٹ آ کر اپنے مالک کی شکایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہ وہ اس پر زائد بوجھ ڈالتا ہے اور غذا برابر نہیں دیتا، ہرن کے گرفتار کرنے پر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اس کے بچے پہاڑ کے دامن میں ہیں، وہ دودھ پلا کر آئے گی اسے چھوڑ دیا جائے۔ چڑیا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گذارش کی کہ اس کے بچوں کو پکڑ لیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی پر مسجدِ نبوی کے درخت نے بچوں کی طرح بلبلا کر رویا۔ صحابہ کے سفر کے دوران جنگل میں قیام کرنے پر جنگلی جانوروں نے صحابہ کی آواز پر وہاں سے نقلِ مقام کیا۔ جب یہ سب چیزیں ہوسکتی ہیں تو کیا کائنات کی چیزیں اللہ کی تسبیح بغیر زبان کے اور بغیر قوت گویائی کے بیان نہیں کر سکتے۔ بظاہر ہم کو ایسا نظر آتا ہے کہ وہ بات نہیں کر سکتے مگر وہ اپنی اپنی بولیوں اور زبانوں میں اللہ کا ذکر اور تسبیح بیان کرتے اور اپنی اپنی نماز ادا کرتے ہیں مگر ہم ان کی تسبیح اور بولی کو سمجھ نہیں سکتے۔ دوسری مخلوقات کی تو دور کی بات ہے ایک ہی ملک میں رہنے والے ایک علاقے کے لوگ دو زبانیں الگ الگ بولتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کی بولی سمجھ نہیں سکتے۔ تلگو والا اردو نہیں سمجھ سکتا۔ ٹامل والا ہندی نہیں سمجھ سکتا۔ تو ہم دوسری مخلوقات کی زبانیں کیا سمجھیں گے۔ انسان اللہ کی دی ہوئی عقل و فہم سے ٹی وی، ٹیپ ریکارڈ، مائک، ریڈیو، سی ڈی جیسی بے جان چیزوں میں انسانوں کی بولیوں کو محفوظ کر کے ان سے بات کروا رہا ہے تو کیا خالقِ کائنات اپنی مخلوقات سے بات نہیں کروا سکتا، بیشک کروا سکتا ہے اور کرواتا ہے۔

جو لوگ زبان کے ذکر کے مخالف ہیں ان کو اللہ کی یہ ہدایتیں یاد رکھنی چاہئے

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ (الاعراف: آیت/۲۰۵، پارہ/۹)

ترجمہ: اے نبی! اپنے رب کو صبح و شام یاد کیا کرو۔ دل ہی دل میں زاری اور خوف کے ساتھ اور زبان سے بھی ہلکی آواز کے ساتھ تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ، جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ۝ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ (آل عمران:۲۰)

ترجمہ: یقیناً زمین وآسمان کی تخلیق میں اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں کھلی نشانیاں ہیں ان اربابِ دانش کیلئے جو کھڑے بیٹھے اور لیٹنے کی حالت میں بھی اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اس سے غافل نہیں ہوتے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُلۡهِکُمۡ اَمۡوَالُکُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُکُمۡ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰهِ ج وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ (سورۂ منافقون: آیت ۹، پارہ ۲۸)

ترجمہ : اے ایمان والو! تمہاری دولت اور تمہاری اولاد تم کو اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردے اور جو لوگ اس غفلت میں مبتلا ہوں گے وہ بڑے گھاٹے اور نقصان میں رہیں گے۔

حدیث میں آیا ہے کہ ذکر کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے

ہر چیز کی ایک روح اور جان ہوتی ہے جب وہ روح نکل جاتی ہے تو وہ مردہ ہو جاتی ہے اسی طرح اللہ نے آنکھوں کو روشنی دے کر ان کو حق دیکھنے کی صلاحیت دی، کانوں کو سماعت دے کر ان کو حق سننے کی صلاحیت دی۔ ہاتھوں پیروں کی حرکت دے کر ان کو بندگی بجالانے کی صلاحیت دی۔ اسی طرح زبان کو گویائی دے کر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور تسبیح بیان کرنے کی صلاحیت دی اب اگر انسان زبان رکھ کر سب کچھ بات کرے مگر اللہ کی تسبیح اور بڑائی بیان نہ کرے تو وہ ان انسانوں کی طرح ہے جو آنکھیں رکھ کر اندھے، کان رکھ کر بہرے اور زبان رکھ کر گونگے ہیں۔ کائنات کی بقا اور سلامتی کا تعلق بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی میں پوشیدہ ہے۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اس کائنات میں جب ایک بھی کلمہ پڑھنے والا باقی نہیں رہے گا تو یہ کائنات برباد کردی جائے گی۔ یعنی جب ایک بھی اللہ اللہ کہنے والا نہ ہوگا تب یہ کائنات ختم کردی جائے گی۔ حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ دنیا میں یہ چار چیزیں کسی کو مل جائیں تو وہ اللہ کی سب سے اعلیٰ نعمتیں اپنے پاس رکھتا ہے۔

(۱) ہر حال میں ذکر کرنے والی زبان (۲) شکر کرنے والا دل (۳) مصیبت میں صبر کرنے والا جسم (۴) فرمانبردار بیوی۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب بندہ اللہ کو یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کا ذکر فرشتوں میں کرتا ہے اور فرشتے آپس میں ذکر کرتے ہیں اور پھر وہ بات انسانوں میں پھیل جاتی ہے۔

بچوں کو ذکرِ الٰہی کا پابند کیسے بنایا جائے؟